محدث

وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا

نکاح

103

شمارہ 82

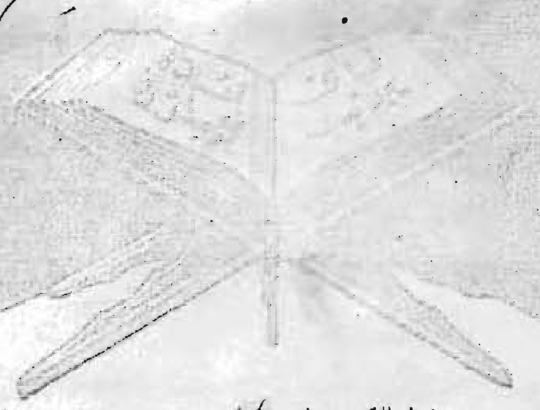

مجلس التحقیق الاسلامی

مدیر اعلیٰ

حافظ عبدالرحمن مدنی

ماہنامہ محدث لاہور

ماہنامہ 'محدث' لاہور کا اجمالی تعارُف

مُدیرِ اعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی   مُدیر: ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

ماہنامہ 'محدث' لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ایک رسالے کی ہی ارتقائی شکل ہے۔ جامعہ رحمانیہ دہلی سے نکلنے والے رسالے - جس کا نام محدث تھا- کو پروان چڑھاتے ہوئے تقسیمِ ہند کے بعد دوبارہ ماہنامہ 'محدث' لاہور کے نام سے پاکستان میں معروف عالم دین ودانشور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے اس کا اِجراء کیا۔ یہ تحقیقی رسالہ ۱۹۷۰ء سے اب تک کامیابی وکامرانی سے شائع ہورہا ہے، وللہ الحمد!

محدث کی علمی پہچان کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہر صاحبِ علم وفضل کی ضرورت بن چکا ہے کیونکہ اس کے مضامین جدید فکر کے حامل اور ملحدانہ افکار کیلئے شمشیرِ بے نیام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گھر بیٹھے 'محدث' وصول کیجئے!

قارئین کرام! گھر بیٹھے محدث حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں!

فی شمارہ: ۲۰ روپے   زرِ سالانہ: ۲۰۰ روپے بیرون ملک: ۲۰ ڈالر

بذریعہ منی آرڈر ربینک ڈرافٹ ۲۰۰ روپے بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے محدث وصول کریں اور علمی و تحقیقی مضامین سے استفادہ کریں۔

ایڈریس: ماہنامہ محدث، ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰

فون نمبر: 042 - 3586639 / 35866476   موبائل: 0305 - 4600861

انٹرنیٹ پر محدث پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھئے!

www.kitabosunnat.com __   www.mohaddis.com

مزید تفصیلات کیلئے: webmaster@kitabosunnat.com

اجرائے مُحدث کے مقاصد

☜ عناد اور تعصّب قوم کیلئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں!
لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر افہام و تفہیم اُمت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔

☜ علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں!
لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

☜ غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے!
لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

☜ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے!
لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین ومسائل اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

☜ آئین وسیاست سے بیگانہ ہر کر عبادت کیلئے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے!
لیکن جدا ہو دین سیاست سے تورہ جاتی ہے چنگیزی۔

☜ جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے!
لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ محدث لاہور

کا مطالعہ فرمایئے، آپ اس کو ان جملہ صفات ومحاسن سے مزین پائیں گے، ان شاء اللہ!
کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی اصلاحی علمی اور اخلاقی مجلہ

ماہنامہ

محدث

لاہور

مدیر اعلیٰ
حافظ عبدالرحمٰن مدنی

مدیر معاون
اکرام اللہ ساجد

جلد ۱۲	ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۸۲ء	عدد ۱۱

فہرست مضامین

فکر و نظر:

۱۔ کار اکرام ترے حق ہیں مگر اپنے منفعت — اکرام اللہ ساجد — ۲

دار الافتاء:

۲۔ (ا) ایک گائے میں سات حصے (ب) بیوی کو ماں یا بہن کہہ دینا؟
(ج) حضرت خضر کے والد اور والدہ؟ (د) حضور اکرم کو خاتم النبیین
کب سے تصور کیا جاتا ہے؟ — مولانا عزیز زبیدی — ۱۵

مقالات:

۳۔ نصیری فرقے کا تعارف — شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (عربی) اردو ترجمہ، عطاء الرحمٰن ثاقب — ۲۱

تاریخ و سیر:

۴۔ امام بخاریؒ — جناب عبدالرشید عراقی — ۳۵

شعر و ادب:

۵۔ مرقد پہ اُن کے آن کوئی نوحہ خواں نہیں — مولانا عبدالرحمٰن عاجز — ۴۰

ناشر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی — طابع: چودھری رشید احمد — مطبع: مکتبہ جدید پریس، ۴۔ شارع فاطمہ جناح، لاہور

دفتر رابطہ: ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴ — زر سالانہ: -/۲۰ روپے — فی مجلہ: -/۲ روپے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اکرام اللہ ساجد

ع احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسّر

ایک شخص کئی سال سے قلعۂ اسلام پر، اسلام ہی کے حصار میں رہ کر مسلسل گولہ باری کر رہا ہے۔

"طلوعِ اسلام" کے نام پر غروبِ آفتابِ اسلام اس کی زندگی کی سب سے بڑی تمنا ہے ——— وہ قرآن کا سہارا لے کر قرآن سے کھیلتا، حدیث کی آڑ میں حدیث پر حملہ آور ہوتا، صحابہؓ سے محبت جتلا کر انہی کا مذاق اڑاتا، دین کی پناہ حاصل کرکے دین کی بنیادیں ہلاتا، اشتراکیت کی مذمت کرکے اشتراکیت ہی کا پرچار کرتا، مادیت پرستی سے دشمنی ظاہر کرکے مادیت کی راہ ہموار کرتا، مادیت اور روحانیت کے درمیان بظاہر قرآنی راہِ اعتدال کا حوالہ دے کر شریعت سے بیزاری کا اظہار کرتا، سائنس کے نام پر علماء دین کو رگیدتا، سائنسی علوم کے مقابلے میں علومِ دین کو ہیچ سمجھتا، تاریخ کو مسخ کرتا، آخرت کا تصور دلوں سے محو کرتا اور شعائرِ اسلام کی علی الاعلان تضحیک کرتا ہے ——— اتنا شاطر، اتنا چالاک، اس قدر ذہین لیکن اسی قدر بد باطن کہ آیاتِ قرآنی کے مختلف ٹکڑے چنتا، ان کو ایک خاص ترتیب دے کر اس خوبی سے ان کو باہم مربوط کرتا اور ان کو خوش نما معانی پہنا کر من مانے مطالب اخذ کرتا ہے کہ مفہوم کچھ سے کچھ ہو جائے، لیکن قاری الفاظ اور تراکیب میں الجھ کر رہ جائے اور تحریر کے تسلسل اور روانی کے سحر کا شکار ہو کر اپنے ذہن کو منجمد ہوتا محسوس کرے، حتیٰ کہ یہ بھی بھول جائے کہ قرآنِ مجید میں اس نے جو کچھ پڑھا تھا اور جس چیز کی طرف یہ کلامِ الٰہی اب تک اسے دعوت دیتا رہا ہے، وہ کیا تھی؟ ——— پھر اسے یہ احساس بھی نہیں ہو پاتا کہ اپنی تحریر میں جگہ جگہ اقبال کے اشعار کو فٹ کرنے والا یہ شخص خود ہی اس اقبال کو بھی نظر انداز کر چکا ہے جس نے کہا تھا کہ ؎

احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسّر تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پاژند

فاران کی چوٹیوں پر آفتابِ رسالت چمکا، تاریکیاں چھٹنے لگیں اور رفتہ رفتہ ظلمت کدۂ عالم منوّر ہونے لگا ——— شمعِ رسالت کے پروانوں نے "وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ" کی صدائے قرآنی سنی تو بے اختیار لپکے اور قرآن سیکھنے کے لیے اس نبیِ اُمّی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کر دیے ———

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ" کے مصداق شمع رسالت کے یہ وہی پروانے تھے جو " وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی" کی صداقتوں سے آشنا ہو چکے تھے اور ایک عالم جنھیں اصحاب رسول اللہ کی حیثیت سے جانتا ہے ــــــ قرآن ترجمانِ نبوت تھا اور زبانِ نبوت ترجمانِ قرآن ــــــ سفر و حضر میں رسول اللہ کے یہ ساتھی ، آپؐ کے ہر عمل کو نوٹ کرتے رہے اور آپؐ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کو اپنے سینوں میں محفوظ کرتے رہے ، تا آنکہ قرآن کے الفاظ میں " اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا " کی خوشخبری ملی ــــــ صحابہ کرامؓ نے اپنے سینوں میں محفوظ امانت کو محدثین کے سپرد کر دیا ، جنھوں نے اس خزانہ عامرہ کو پوری چھان بین کے بعد سفینہ قرطاس پر منتقل کر دیا جو آج تک مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گا۔ ان شاء اللہ !

اعدائے اسلام نے احادیث کے اس چشمہ صافی کو مکدر کرنے کی کوشش بے شک کی لیکن محدثین نے نہ صرف ان کوششوں کو ناکام بنایا ۔ بلکہ ایک ایک حدیث کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے ایسے ٹھوس قواعد تلاش کیے کہ آج چودہ سو سال بعد بھی ، کسی بھی حدیث کو ان قواعد کی روشنی میں پرکھا جا سکتا ہے کہ یہ کلام ، زبانِ ترجمانِ قرآن سے نکلا ہے یا نہیں ؟ ــــــ ان چودہ صدیوں کے دوران نئے افکار ابھر کر سامنے آتے رہے اور مختلف فتنے نمودار ہوئے لیکن کتاب و سنت کی آہنی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوئے اور بالآخر اپنی موت آپ مر گئے ــــــ آئندہ بھی یہی ہوتا رہے گا !

اختلافات کی بات چھوڑ دیجیے ، لوگوں نے حدیثِ رسول اللہ کے علاوہ قرآنِ مجید کو بھی معاف نہیں کیا اور جس کا ایک زندہ ثبوت وہی شخص ہے جس کا اوپر ہم نے ذکر کیا اور جس کے افکار عنقریب ہمارے زیرِ بحث آنے والے ہیں ــــــ بہر حال صحیح العقیدہ مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ اسلام کے دو بڑے ماخذ ہی کتاب و سنت ہیں ، اور پیش آمدہ مسائل ، جن کے بارے میں کوئی صریح نص کتاب و سنت سے نہیں ملتی ، کتاب و سنت کی روشنی میں ان کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے !

لیکن گلبرگ لاہور سے چند برس پیشتر جو اسلام طلوع ہوا ہے (اور جس سے اس اسلام کے بانی کی نظر میں خلافتِ راشدہ کے بعد سے لے کر اس نئے اسلام کے طلوع ہونے تک ، بالعموم ہندوستان میں سرسید کے انکار کے منظرِ عام پر آنے تک ، پوری امتِ مسلمہ محروم رہی ہے) اس کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے ــــــ اور یہ بات ہم نے صرف محاورتاً نہیں کہی ، یہ شخص واقعتاً حضرت آدمؑ کو اپنے محسنِ اعظم سرسید کی طرح ، ایک مخصوص فرد تسلیم کرنے سے انکاری ہے ۔ چنانچہ اس کی کتاب مطالب القرآن

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جلد چہارم کے صفحہ ۲۷۴ پر "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا " کا ترجمہ یُوں درج ہے کہ:

"اے نوعِ انسان! اپنے نشو ونما دینے والے کے قانون کی نگہداشت کرو جس نے تمہاری پیدائش کی ابتداء ایک جرثومۂ زندگی سے کی، ازاں بعد یہ جرثومہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، جس سے نر و مادہ کی تقسیم وجود میں آئی!"

آئندہ سطور میں ہمارے زیرِ بحث آنے والے اس کے مضمون (قرآن اور سائنس) میں مندرجہ بالا آیتِ قرآنی اور اس سلسلہ میں وارد حدیث کا مذاق اس شخص نے یُوں اڑایا ہے کہ:

"...... یہ نتیجہ ہے اس مذہبی تعلیم کا جس کی رُو سے آپ انہیں (نئی نسل کو) بتاتے ہیں کہ بابا آدم کی پسلی چیر کر اس میں سے اس کی بیوی نکالی گئی تھی ——— وہ اس مذہب سے متنفر نہ ہوں گے تو کیا اسے گلے سے لگائیں گے؟"

(طلوعِ اسلام اگست ۱۹۸۲ء، ص ۵۵)

الغرض گلبرگ سے اس نئے طلوع ہونے والے "اسلام" نے وہ وہ شعبدے دکھائے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے ——— بالخصوص قرآنِ مجید کو جس بیدردی سے نشانۂ ستم بنایا گیا ہے، اس کی مثال کہیں نہیں ملتی ——— آج ہمیں چند انہی شعبدہ بازیوں کی حقیقت کو بے نقاب کرنا ہے۔

طلوعِ اسلام" شمارہ اگست ۱۹۸۲ء کا ایک مضمون "قرآن اور سائنس" اس وقت ہمارے پیشِ نظر ہے جو دراصل "تقریبِ جشنِ نزولِ قرآن" کے سلسلہ کا ایک خطاب ہے۔ اس کے صفحہ ۴۶، ۴۷ پر "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ" کے تحت لکھا ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں، ان کے لیے تخلیقِ کائنات اور گردشِ لیل و نہار میں قانونِ خداوندی کی حقیقت اور ہمہ گیری کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں، ان صاحبانِ عقل و بصیرت اور اربابِ فکر و نظر کے لیے جو زندگی کے ہر گوشے میں کھڑے بیٹھے لیٹے قوانینِ خداوندی کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں اور کائنات کی تخلیقی ترکیب پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی تحقیقات اور انکشافات کے بعد علیٰ وجہ البصیرت پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! تونے اس کارگہ کائنات کو نہ توعبث و بے کار پیدا کیا ہے اور نہ ہی تخریبی نتائج پیدا کرنے کے لیئے تیری ذات اس سے بہت بلند ہے کہ تو اتنے نظام کو بلا مقصد پیدا کردے۔ یہ ہماری کم علمی اور کوتاہ نگہی ہے کہ ہم تحقیق سے کام نہیں لیتے اور اس طرح اشیاءِ کائنات کے نفع بخش پہلوؤں سے بے خبر رہ کر عذاب کی زندگی بسر کرتے ہیں تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم علمی تحقیقات اور عملی تجربات کے بعد عناصرِ کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھائیں اور اس طرح تباہ کن عذاب کی زندگی سے محفوظ رہیں"!

بتائیے، کیا اس پوری عبارت میں آخرت کا کوئی تصور موجود ہے؟ آپ نے غور فرمایا کہ اللہ رب العزت کی عظمت کے بیان کے پسِ پردہ کیا فریب دیا جا رہا ہے؟ ــــ "تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم علمی تحقیقات اور عملی تجربات کے بعد عناصرِ کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھائیں اور اس تباہ کن عذاب کی زندگی سے محفوظ رہیں" ــــ یہ الفاظ لکھ کر قرآنی مفہوم کی آڑ میں مادیت کو کشید کرنے کی کتنی بھرپور اور شرمناک کوشش کی گئی ہے حالانکہ قرآن مجید نے انسانی زندگی کا مقصد کہیں یہ قرار نہیں دیا کہ محض علمی تحقیقات اور عملی تجربات کے بعد عناصرِ کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھایا جائے۔ یہ انسانی زندگی بسر کرنے کا ایک ذریعہ تو ہو سکتا ہے، اسے مقصد ہرگز نہیں قرار دیا جا سکتا ــــ بلکہ اس کے برعکس انسانی زندگی کا مقصدِ تخلیق رب العزت نے "اپنی عبادت" قرار دیا ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ!"

لیکن اگر انسانی زندگی کا مقصد یہی ہے جو "طلوعِ اسلام" نے قرار دیا ہے تو سوال یہ ہے کہ ایسے اسلام کو طلوع ہونے کی ضرورت بھی کیا تھی؟ اس مقصد کے حصول کے لیے تو پہلے ہی سر توڑ کوششیں جاری ہیں اور یادِ خدا اور فکرِ آخرت کی ثانوی حیثیت بھی باقی نہیں رہی اور جس کے باعث انسانی زندگی عذاب بن کر رہ گئی ہے ــــ عذاب تو یہی ہے کہ انسانی زندگی نے اب علمی تحقیقات اور عملی تجربات کے بعد عناصرِ کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھا لینے ہی پر کمرِ ہمت باندھ لی ہے، تو پھر جس عذاب کی زندگی کی بات "طلوعِ اسلام" نے کی ہے وہ کون سی زندگی ہے؟ کیا اس کے نزدیک عذاب کی زندگی یہ ہے کہ انسان اپنے خالقِ حقیقی کو پہچان کر اس کے سامنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سر عبودیت خم کر دے اور "اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ" کے تحت اپنی زندگی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقوں کے تحت بسر کرنے لگے ——— اور اگر فرمانِ رسول اللہ ﷺ اسے راس نہیں آتا کہ اس سے اسے ازلی بیر ہے تو ہم قرآن کی زبان میں "لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا" کے الفاظ ذکر کیے دیتے ہیں ——— لیکن "مطالب القرآن" کے انیسویں پارے میں نامعلوم اس آیت کا بھی کیا حشر ہو گا!

کیا اسی برتے پر یہ کہا جا رہا ہے کہ:

"وہ (نئی نسل) اس مذہب (اسلام) سے متنفر نہ ہوں گے تو کیا اسے گلے سے لگائیں گے؟"

مسلمان واقعی اسلام کو گلے لگا لینے کیلئے بیتاب ہے لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ چودھویں صدی کا ایک مفسرِ قرآن اس مادی دور میں مادیت کی راہ ہموار کرنے کے لیے قرآن ہی سے سندِ جواز عطا فرما رہا ہے ——— اسی قرآن سے، جس نے یہ فرمایا ہے:

"زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ. قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ"

(آل عمران: ۱۴، ۱۵)

قرآنِ مجید نے جہاں کہیں بھی اپنی قدرتوں اور کائنات میں غور و فکر کا ذکر فرمایا ہے، اس سے اس کا مقصود توحیدِ ربوبیت کا حوالہ دے کر توحیدِ الوہیت، اعمالِ صالحہ اور آخرت پر استدلال ہے۔ قرآنِ مجید میں ایسی بے شمار آیات موجود ہیں۔ مثلاً سورۃ آل عمران کی یہی مندرجہ آیت، یا وہی آیت جس کے تحت ہم نے "طلوعِ اسلام" کا طویل اقتباس نقل کیا ہے، یہ اصل دو آیات کی تفسیر ہے۔ پہلی آیت یوں ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ"

اس کے بعد کی آیت میں فرمایا:

"الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"!

اس آیت کو پڑھیے اور مذکورہ بالا اقتباس کو دیکھیے جو اگرچہ کافی طویل ہے لیکن "یذکرون اللہ" (ذکرِ الٰہی) کا کہیں ذکر تک نہیں کیا بلکہ اس کی بجائے "یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ" کے تحت یہ لکھا ہے کہ:

"وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے قوانین خداوندی کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں۔"

اسی لیے پوری آیت درج نہیں کی گئی کہ مبادا اس طرح کتمانِ حق کا بھانڈا عین چوراہے میں پھوٹ جاتے چنانچہ اس کا رُخ دوسری طرف پھیر دیا گیا تاکہ اس سے سائنس کشید کی جاسکے کیونکہ موضوع (قرآن اور سائنس) تو بہرحال انہیں نبھانا ہی تھا۔

پھر یہ بھی دیکھیے کہ آیت کریمہ میں "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا" (کہ "اے اللہ! تو نے اس کائنات کو عبث پیدا نہیں فرمایا) کے معاً بعد "سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کے الفاظ وارد ہیں ——— لیکن بجائے اس کے کہ تفسیر کرتے وقت آیت کے اصل مقصود کو پیش نظر رکھا جاتا، صاحبِ تفسیر "تیری ذات اس سے بہت بلند ہے کہ تو اتنے عظیم نظام کو بلا مقصد پیدا کر دے" لکھنے کے بعد اچانک ہتھے سے اکھڑے ہیں کہ:

"یہ ہماری کم علمی اور کوتاہ نگہی ہے کہ ہم تحقیق سے کام نہیں لیتے اور اس طرح اشیائے کائنات کے نفع بخش پہلوؤں سے بے خبر رہ کر عذاب کی زندگی بسر کرتے ہیں ——— تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم علمی تحقیقات اور عملی تجربات کے بعد عناصر کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھائیں اور اس طرح تباہ کن عذاب کی زندگی سے محفوظ رہیں۔"!

ملاحظہ فرمایا آپ نے، بات کہاں سے کہاں جا پہنچی ہے، رب العزت نے یہ آیت ذکر فرما کر مومنوں کو عذابِ جہنم سے بچ جانے کی ترغیب دی ہے اور اسی سلسلہ میں چند دعائیہ الفاظ (سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) بھی ذکر فرما دیے ہیں، لیکن صاحبِ تفسیر کے سر پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سائنس بُری طرح سوار ہے۔ پھر خط کشیدہ الفاظ میں " عذابِ نار" کو جس طرح گول مول کیا ہے اس پر بھی بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے، جبکہ جہنم اور اس کا عذاب ایک اٹل حقیقت ہیں اور اس سلسلہ میں قرآن مجید میں کافی تفصیلات وارد ہیں لیکن صاحبِ تفسیر کے نزدیک " عذابِ نار" سے مراد ایسی زندگی ہے جو کہ علمی (سائنسی) تحقیقات اور عملی تجربات کے بعد عناصرِ کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھانے" سے خالی ہو ع جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے!

قرآن مجید کا یہ مقام ملاحظہ ہو، آیت نمبر ۱۹۰ تا ۲۰۰ (آخر سورۂ آل عمران تک) تمام کی تمام فکرِ آخرت کی دعوت دے رہی ہیں بلکہ آیات ۱۹۶، ۱۹۷ تو خاص اسی سلسلہ کی کڑی ہیں جن کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنے مضمون کو آگے بڑھا سکتے ہیں بلکہ " طلوعِ اسلام" کے اس زیرِ بحث مضمون کے لیے ہمیں ان کی ضرورت بھی ہے، ارشادِ ربانی ہے :

" لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ - مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ !"

لیکن صاحبِ مضمون " طلوعِ اسلام" کے اسی صفحہ ۴۷ پر سورۂ فاطر کی آیت ۲۷، ۲۸ کے تحت عجائباتِ قدرت کا ذکر کرتے ہیں (اور ان آیات سے بھی وہی مفہوم اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ان کے مزعومہ مقصد کے متعلق ہے جبکہ یہ آیات بھی فکرِ آخرت کے موضوع پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ آخر رکوع (آیت ۳۸) تک تمام آیات اسی فکر سے بھرپور ہیں جن میں جنت و جہنم کا تفصیلی ذکر بھی کیا گیا ہے) ——— اور اس کے بعد " علماء کون ہیں؟" کا عنوان قائم کرکے آیت " إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ " کے تحت لکھتے ہیں :

" آپ غور کیجیے کہ جن لوگوں کو قرآنِ کریم نے علماء کہا ہے، کیا وہ وہی نہیں جنھیں دورِ حاضرہ کی اصطلاح میں سائنٹسٹ کہا جاتا ہے "

صاحب! ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ جوں جوں سائنسی نظریات پھیل رہے ہیں[1] دُنیا خُدا سے اسی قدر بے خوف ہوتی جارہی ہے اور خود آپ کے ان علماء (سائنٹسٹ حضرات) کا حال پوچھنا چاہو تو ان ممالک کی معاشرتی زندگی کا ایک جائزہ لے ڈالو، جن میں یہ " علماء" پلے بڑھے اور جوان ہوئے ہیں اور جو اس وقت سائنسی علوم میں ترقی حاصل کرکے پوری دُنیا کو پیچھے چھوڑ چکے ہیں ——— اس کے لیے ہمیں خود سے کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں، آپ کے اسی " طلوعِ اسلام" کے ص ۴۳ پر

[1] واضح رہے کہ ہم سائنسی علوم و تحقیقات کے خلاف نہیں ہیں لیکن ہم قرآن مجید کو محض سائنس کی ایک کتاب قرار دینے کے بہرحال مخالف ہیں!

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کی اپنی عبارت موجود ہے کہ :

" لوط کی قوم، پوری کی پوری، اس قسم کی شنیع حرکت کی مرتکب کیسے ہو گئی، لیکن اب یہ بات چنداں وجۂ حیرت نہیں رہی۔ قومِ لوط کی سرگزشت آج سے چار ہزار سال پہلے کے دورِ جہالت سے متعلق ہے، آج اس بیسویں صدی کے زمانۂ علم وبصیرت میں دُنیا کی سب سے بڑی مہذب اور متمدن قوم، برطانیہ نے وُہ قانون پاس کیا ہے جس کی رُو سے لواطت (HOMO SEXUALITY) کو جرائم کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔"

اور حاشیہ میں اسی ضمن میں عبارت بھی موجود ہے :

" امریکہ سے بھی اس قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں لڑکوں (اغلام) کی باقاعدہ خرید و فروخت ہوتی ہے۔"!

کیا خوب! ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے!

آپ ہی بتائیے، کیا "اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا" کی یہی وہ تفسیر ہے جس پر آپ کو فخر ہے، جس کی طرف آپ دُنیا کو دعوت دے رہے ہیں، اور عناصرِ کائنات سے صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کا یہی وہ مفہوم ہے جو اُوپر آپ نے درج کیا ہے۔ ہمیں وہی آیات پڑھنے دیجیے جن سے ہم نے اپنے سلسلۂ تحریر کو آگے بڑھایا ہے :

• لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ - مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ"!

چنانچہ آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیجیے! آپ کے ان سائنٹسٹ حضرات کا کیا حشر ہونے والا ہے؟

—— آپ نے اپنے اسی مضمون کے ص ۵۲ پر بخاری شریف کی چند احادیث کا مذاق اُڑا کر ان احادیث کو ماننے والوں کی توہم پرستی کا ذکر بھی کیا ہے، آپ کو یہ کون بتائے کہ یورپ کی یہ ترقی یافتہ اقوام جن کی ذہنی غلامی کا آپ بُری طرح شکار ہیں، آج بھی اپنے گلے میں صلیب لٹکائے پھرتی ہیں!

ہم نے ابتدائے مضمون میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ شخص آیاتِ قرآنی کے مختلف ٹکڑے چن کر ان کو ایک خاص ترکیب دیتا اور انہیں باہم مربوط کر کے خوشنما معانی پہنا دیتا ہے تاکہ من مانے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطالب اخذ کیے جا سکیں۔ اسی دعویٰ کی دلیل میں ایک شاہکار ملاحظہ ہو:

صفحہ ۶۰ پر "اِنَّا اَنزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ" کے تحت لکھا ہے:

"قرآن میں ہے ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ لیل کے معنی رات کے ہیں لیکن اس سے مراد وُہ تاریک دور بھی ہو سکتا ہے جس کے بعد سحر قرآنی کی نمود ہوئی اور دُنیا کو روشنی عطا ہوئی!"

اس کے بعد "مستقل اقدار" کے عنوان کے تحت لفظ "قدر" پر بحث کرتے ہوئے ڈارون کے نظریۂ ارتقاء کی ترجمانی فرمائی ہے اور پھر صفحہ ۶۲ پر اس سورہ کی دو آیات مکمل اور تیسری آیت میں سے "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ" کے الفاظ گول کر کے سورہ کی پہلی آیت سے "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ" کا ربط یوں ملایا ہے کہ: "جس خدا نے نزولِ قرآن کی ابتداء "اقدار کی رات" میں کی تھی اس نے وہیں کہہ دیا تھا کہ اس کی روشنی پھیلے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ" کائنات کے ہر گوشے اور زندگی کے ہر شعبے سے سلامتی کی آوازیں وجہ فردوس گوش ہوں گی" ——— "هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" تا آنکہ رات کی تاریکیاں چھٹ کر ساری فضا صبح کی نورانیت[1] سے معمور ہو جائے گی!"

پہلی آیت میں "لیلۃ" کا ترجمہ رات بھی کیا ہے اور "تاریک دور" بھی، اور "قدر" سے مراد "مستقل اقدار" لی ہیں۔ اب اگر لیلۃ اور قدر دونوں کو ملا دیا جائے تو ترجمہ یوں بنتا ہے "تاریک دور کی مستقل اقدار"! یا "مستقل اقدار کا تاریک دور"! ——— ع کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!

——— رہا "لیلۃ" کا معنی رات، تو اس سے انہیں مطلب ہی نہیں، اور اگر ہے تو غلط! ——— جس کی وضاحت آگے آ رہی ہے! اب ان الفاظ پر غور فرمائیں!

"لیل کے معنی رات کے ہیں لیکن اس سے مراد وُہ تاریک دور بھی ہو سکتا ہے جس کے بعد سحر قرآنی کی نمود ہوئی!" ——— لیکن قرآن تو یہ فرما رہا ہے کہ:

"اِنَّا اَنزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ"

کہ "ہم نے اس قرآن کو اسی قدر والی رات میں نازل فرمایا ہے۔"

لیکن دورِ حاضر کے عظیم مفسر "اس تاریک دور کے بعد سحر قرآنی کی نمود" کی فکر میں ہیں ——— اور اگر "لیلۃ" کے معنی بقول ان کے "تاریک دور" ہی کر لیا جائے تو

---

[1] اس لفظ "نورانیت" کو طلوعِ اسلام نے جا بجا "نورائیت" لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" کا معنیٰ یوں ہو گا کہ:

"ہم نے اس قرآن کو تاریک دور میں نازل کیا ہے!"

پس اس طرح جب بات بنتی نظر نہ آئی اور ربط ملانے پر تل ہی گئے تو ارشاد ہوا:

"جس خدا نے نزولِ قرآن کی ابتداء "اقدار کی رات" میں کی تھی اس نے وہیں کہہ دیا تھا کہ اس کی روشنی پھیلے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ "مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ......"!

ظاہر ہے یہ ربط اسی طرح قائم ہو سکتا تھا جب "لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ" کے الفاظ گول کر دیے جاتے۔ کہ "لیلۃ" کے معنی "رات" کے علاوہ، "تاریک دور" بھی وہ خود ہی کر چکے تھے ورنہ صورتِ حال یوں ہوتی کہ:

"(ان کے اس) تاریک دور کی اقدار ہزار مہینوں سے بہتر ہیں!" ——— تو بات کیا ہوئی؟

پھر "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا" کے الفاظ بھی گول کرنے اس لیے ضروری تھے کہ ایک تو ملائکہ اور روح الامین کے نزول کے سلسلہ میں کسی نئی تاویل کی مصیبت سامنے کھڑی تھی کیونکہ "ملائکہ" کو "فرشتے" ماننے کے لیے آپ تیار ہی نہیں۔ دوسرے اس لیے کہ مزعومہ ترجمہ "جس کے بعد سحر قرآنی کی نمود ہوئی" کرنے سے یہ اعتراض وارد ہو سکتا تھا کہ یہ تمام باتیں تو اسی رات کی ہیں نہ کہ اس کے بعد کی، پھر "ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ" کے سراسر غلط ترجمہ کے ساتھ "مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ" (تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کائنات کے ہر گوشے اور زندگی کے ہر شعبے سے سلامتی کی آوازیں وجہ فردوس گوش ہوں گی") کے ساتھ اس کا ربط ملانا بھی ضروری تھا کہ:

"تا آنکہ رات کی تاریکیاں چھٹ کر ساری فضا صبح کی نورانیت سے معمور ہو جاتے!"

جب کہ قرآن کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ "سلام" کا یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے اور اس کے بعد ختم! چنانچہ "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ .... فِیْھَا" الآیۃ میں "فِیْھَا" کا لفظ ان معانی پر دلیل ہے لیکن آپ فرماتے ہیں کہ:

"جس کا نتیجہ یہ ہو گا" ——— اور:

"تا آنکہ رات کی تاریکیاں چھٹ کر ساری فضا صبح کی نورانیت سے معمور ہو جاتے!"

یعنی ان کے نزدیک طلوعِ فجر کے بعد "نورانیت" کا یہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جبکہ قرآن اس سلسلہ کو طلوعِ فجر تک محدود رکھتا ہے! کیا یہ قرآن کی آڑ میں قرآن ہی کی سراسر نفی نہیں؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ نے غور فرمایا! "لیلۃ" کے معنی پہلے "رات" کے کیے ہیں، پھر اس کے امکانی معانی "تاریک دور" بھی بیان کیے ہیں، پھر اس کے بعد "لیلۃ القدر" کا ترجمہ "اقدار کی رات" کیا ہے اور آخر میں پھر اس کا ترجمہ "رات کی تاریکیاں" کیا ہے؟ ——— سوال یہ ہے کہ "لیلۃ" کا صحیح ترجمہ کیا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اس ڈر سے کہ کہیں آیت کا اصل مفہوم واضح نہ ہو جائے پینترے پہ پینترا بدلا جا رہا ہے!

اصل بات یہ ہے کہ یہ سارے پاپڑ انہیں اس لیے بھی بیلنے پڑے ہیں کہ "مستقل اقدار" کے عنوان کے تحت ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی ترجمانی ہو سکے۔ چنانچہ "لیلۃ" کے معنی "تاریک دور" کر کے انسان کو پہلے حیوان بتایا گیا ——— پھر "اقدار" کے سلسلہ میں ایک فضول سی بحث کر کے انسان کو حیوانیت سے انسانیت کے مقام پر سرفراز کیا گیا ——— لیکن ع

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

والی بات ہے ——— اس سورہ میں خبر تو "لیلۃ القدر" میں "نزولِ قرآن" کی دی جا رہی ہے لیکن آں جناب مقامِ حیوانیت سے مقامِ انسانیت پر نزولِ انسانی کی خبر دینا چاہتے ہیں تاکہ قرآن ہی سے ایک انتہائی گندے اور بودے عقیدے کی ترجمانی بھی ہو سکے اور علمیت کا رعب جتا کر خلقِ خدا کو گمراہ بھی کیا جا سکے۔ العیاذ باللہ!

تاہم خدا کا شکر ہے کہ اس مقام پر پہنچ کر انہوں نے اپنے موضوع "قرآن اور سائنس" کو معاف کر دیا ہے اور یہ اعتراف کیا ہے کہ:

"یہ نورانیت سب سے پہلے "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهٗ" میں وجہ تابانیٔ عالم ہوئی تھی جس سے زندگی کے تاریک سے تاریک تر گوشے چمک اٹھے تھے!"

لیکن ہمیں اس اعتراف پر بھی رحم آتا ہے اس لیے کہ ہماری یادداشت اس قدر کمزور نہیں، سوال یہ ہے کہ "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ" اور "وَالَّذِينَ مَعَهٗ" کا دور آپ کے نزدیک اگر نورانیت کا دور ہے تو ان لوگوں نے سائنسی علوم میں کس قدر ترقی کی تھی؟ ——— جبکہ آپ کے نزدیک اصل علماء "سائنٹسٹ" ہیں تو "وَالَّذِينَ مَعَهٗ" کو تو ان سے بھی بڑے "سائنٹسٹ" ہونا چاہیے تھا! ——— اور ذرا یہ بھی بتا دیجیے کہ آپ نے اب تک اس سلسلہ میں کون سا تیر مارا ہے؟

دراصل یہ بھی ایک فریب ہے، کہ اگر "وَالَّذِينَ مَعَهٗ" سے بظاہر عقیدت کا اظہار

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ کیا جائے اور ان کے دور کی نورانیت کو تسلیم نہ کیا جائے تو مسلمانوں کو فریب دینے کے لیے ان کے پاس اور باقی بھی کیا رہ جاتا ہے؟ ورنہ کون نہیں جانتا کہ یہ حضرت اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کی راہ میں جس چیز کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں اور جس سے یہ انتہائی "الرجک" ہیں، وہ انہی " وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ " کے منہ سے ہمہ وقت جھڑنے والے "قال اللہ و قال الرسول" کے پھول ہیں اور جن سے ان کو خدا واسطے کا بیر ہے ــــ اپنے اسی مضمون میں "طلوع اسلام" کے صفحہ ۵۱، ۵۲ پر انہوں نے جامع ترمذی کی ایک اور بخاری شریف کی تین روایات کا ان الفاظ میں مذاق اڑایا ہے:

"اگر یہ وضعی روایات احادیث کے مجموعوں میں ہی محفوظ رہتیں تو بھی ان توہم پرستیوں کا دائرہ محدود رہتا لیکن اس کے بعد یہ عقیدہ وضع کیا گیا کہ قرآن مجید کی بھی وہی تفسیر قابل اعتماد ہے جو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمائی ہے اور یہ وہ تفسیر ہے جو ان روایات کی بنیادوں پر مرتب ہوتی ہے۔ یہ تفسیر کس قسم کی ہوتی ہے، میں اس کا صرف ایک نمونہ پیش کرنے پر اکتفا کروں گا!"

ــــ اور اس کے بعد تفسیر ابن کثیر کی ایک روایت کا تمسخر اڑایا ہے ــــ ہم ان مذکورہ احادیث اور ابن کثیر کی اس روایت پر تو کسی آئندہ مجلس میں گفتگو کریں گے کہ بات پہلے ہی کافی طویل ہو چکی ہے اور مزید طوالت کے لیے "فکر و نظر" کے یہ صفحات متحمل نہیں ہو سکتے ــــ فی الحال " وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ " سے ان حضرت کی عقیدت کی داستان سنئے:

صفحہ ۵ پر " یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمَاتِ " کے تحت لکھتے ہیں:

"اس کے برعکس طاغوتی طاقتوں کا یہ حربہ بتایا تھا کہ وہ انہیں روشنی سے تاریکی کی طرف لے جائیں گی! ــــ ان قوتوں نے یہی حربہ استعمال کیا اور اس کے لیے انہیں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ انہوں نے کچھ روایات وضع کیں اور انہیں احادیث رسول اللہ کے نام سے مشہور کر دیا اور ان کے متعلق عقیدہ یہ وضع کر دیا کہ ان کے انکار سے مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے!"

ہمیں یہ تسلیم کہ وضعی روایات کا وجود بھی اس دنیا میں پایا جاتا ہے لیکن بخاری شریف کے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" ہونے پر امتِ مسلمہ کا اتفاق ہے جس کی روایات کو آپ نے نشانۂ ستم بنایا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخر یہ تسلیم کرنے کی بھی تو کوئی تک نہیں، کہ پوری امت مسلمہ میں سے صرف آپ اور صرف آپ کے "سرسید اعلی اللہ مقامہ" ہی قرآن کا صحیح مفہوم اخذ کر پائے ہیں اور پوری امت مسلمہ میں صرف آپ دونوں ہی سچے مسلمان پائے جاتے ہیں، اور آپ کے مقابلے میں "قرآن مجید کی وہ تفسیر بھی قابل اعتماد نہیں جو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمائی ہے" کہ اس کے قابل اعتماد ہونے کا عقیدہ آپ کے نزدیک وضعی ہے ——— بخاری شریف کی روایات انہی صحابہ ("وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ") کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں، جن کو آپ طاغوتی طاقتیں قرار دے رہے ہیں اور اپنی تفسیر کے مقابلے میں رسول اللہ کی تفسیر کو بھی ناقابل اعتماد سمجھ رہے ہیں ——— لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

قارئین، یہ ہیں اس شخص کے عقائد جن کا ایک مختصر سا جائزہ ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے ——— ہم واشگاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ یہ شخص گستاخ رسول بھی ہے، گستاخ صحابہ بھی، گستاخ قرآن بھی ہے اور گستاخ فرمان رسولؐ بھی ——— خود اس کے اپنے نام کے ساتھ "پرویز" کا لاحقہ اس کی رسول دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اپنے تئیں مفسر عظیم ہونے کا دعوے کرنے والے اس شخص کو شاید یہ بھی معلوم نہیں کہ "پرویز" غلام احمد نہیں گستاخ احمدؐ تھا جس نے حضورؐ کا نامہ مبارک چاک کر دیا تھا ——— پس اگر قادیانی "ختم نبوت" سے انکاری ہو کر غیر مسلم ہیں تو یہ جو اسلام کے دائرہ میں پائی جانے والی ہر چیز کا انکار کر کے ایک نیا اسلام طلوع کر رہا ہے اور جس کا نبوت اس کی اپنی ڈھیروں کتابیں ہیں؛ ——— یہ کہاں کا مسلمان ہے اور اسے اسلام کے خلاف زہر اگلنے کی کھلی چھٹی کیوں دی جا چکی ہے؟ ——— کیا اس لیے کہ یہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے "قرآنی نظام ربوبیت" کا نام استعمال کرتا ہے؟

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ، رسول اللہ، قرآن مجید، حدیث رسولؐ، اصحاب رسول اللہ حتیٰ کہ پورے اسلام کے خلاف زہر اگلنے والی اس زبان کو خاموش کیا جائے، اس کی کتب کو ضبط کر لیا جائے اور اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے!

وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دارالافتاء

مولانا عزیز زبیدی

ایک گائے میں سات عقیقے

برج جیوے خاں (ساہیوال) سے ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ:

جیسے کہ قربانی کی گائے میں سات آدمی قربانی کر سکتے ہیں یعنی سات گھروں کی طرف سے قربانی ہوتی ہے، کیا ایسے ہی ایک گائے میں سات عقیقے بھی ہو سکتے ہیں؟

الجواب:

عقیقہ کو خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام والی قربانی پر قیاس کرنا مناسب نہیں ہے، دونوں کا پس منظر، دونوں کی زمین اور دونوں کا خصوصی ماحول اور فضا ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں —— اس لیے قربانی کی طرح عقیقہ کے لیے، مثلاً گائے میں سات حصے کی تجویز درست نہیں ہے۔

اونٹ اور گائے میں جو دس یا سات حصے ہیں وہ سر کے مقابلے میں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک کنبہ اور گھر کے مقابلے میں کافی ہوتے ہیں۔ خواہ اس گھر میں پندرہ افراد ہوں۔ اگر عقیقہ میں اس طرح کے دس یا سات حصوں کی تخلیق کریں گے تو وہ مولوی صاحب بھی جواب دے جائیں گے جو ان حصوں کے قائل ہیں۔

امام ابن القیم فرماتے ہیں کہ:

عقیقہ کی یہی خصوصیت (یعنی عدم اشتراک) اضحیہ اور قربانی سے اس کو ممتاز کرتی ہے:

"قَالَ إِنَّهٗ لَا يَصِحُّ الْاِشْتِرَاكُ فِيْهِمَا وَلَا يُجْزِئُ الرَّأْسُ إِلَّا عَنْ رَأْسٍ هٰذَا بِتَمَامِهٖ تُخَالِفُ فِيْهِمَا الْعَقِيْقَةُ الْهَدْيَ وَالْاُضْحِيَةَ (تحفۃ الودود ص۵۶)

مثلاً ایک گھر میں دو جڑواں بچے پیدا ہوں، ایک اور گھر ہے۔ اس میں تین بیٹے ہیں، ایک کے ہاں ایک بیٹا، دوسرے کے ہاں ایک بیٹی، اور تیسرے کے ہاں پھر ایک بیٹا ہوا ہے۔ اسی طرح دس یا سات گھروں کا حال کم و بیش فرض کر لیجیے، خواہ گھر میں کتنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فراد اور بال بچے ہوں، قربانی تو جائز ہو جائے گی، کیا عقیقہ بھی (سر) کے بجائے گھر کے حساب سے قبول کر لیا جائے گا؟ نہیں، بالکل نہیں! ——— پھر عقیقہ کو قربانی پر قیاس کرنا کس طرح مناسب ہے؟

خلاصہ یہ کہ، قربانی کے حصوں کا تعلق گھر اور سر، دونوں صورتوں سے ہے، عقیقہ میں بچہ کا تعلق صرف سر سے متعلق ہے، گھر سے نہیں ہے کیونکہ مولود کی طرف سے غیر متجزی م کامل مطلوب ہوتا ہے۔ حصوں کی صورت میں سر کے مقابلے میں کامل قربانی نہیں رہتی جو خلافِ مطلوب ہے۔

"قَالَ ابْنُ الْقَیِّمِ: قُلْتُ لَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الذَّبِيحَةُ جَارِيَةً مَجْرٰى فِدَاءِ الْمَوْلُودِ كَانَ الْمَشْرُوعُ دَمًا كَامِلاً لِتَكُوْنَ نَفْسٌ فِدَاءَ نَفْسٍ" (تحفۃ الودود[٣٦])

اس کے علاوہ خیر القرون میں اس کی کوئی مثال بھی نہیں ملتی۔ حالانکہ عقیقے ہوتے رہے ہیں ر غربت اور تنگ دامانی کے باوجود اس قسم کی کفایت شعاری کا سہارا نہیں لیا گیا تو معلوم ہوا، کہ عقیقہ کے لیے قربانی کی طرح حصوں کی تجویز محلِ نظر اور قیاس مع الفارق ہے۔ واللہ اعلم!

(۲)

اُزاد کشمیر سے ایک صاحب لکھتے ہیں:

کیا عقیقہ ایک گائے کا سات افراد کی طرف سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ——— تفصیل اوپر گزر چکی ہے!

امام قراءت پڑھ رہا ہو، تو اس صورت میں مقتدی کیا کرتا۔ اور فاتحہ دونوں پڑھے، یا رف فاتحہ؟

جواب: صرف فاتحہ پڑھے!

مقتدی مغرب کی نماز میں تیسری رکعت میں جماعت کے ساتھ شریک ہوا، اس کی کون سی رکعت شمار ہوگی اور بقیہ دو رکعت کس طرح پڑھے گا؟ ——— ان دونوں میں سے ں کے ساتھ سورت ملائے گا؟

جواب: مقتدی کی وہ پہلی رکعت ہوگی، خواہ وہ امام کی تیسری ہو، بقیہ دو رکعت یسے ہی پڑھے، جیسے وہ تنہا پڑھتا ہے۔ یعنی دوسری میں سورت ملائے تیسری میں نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ایک آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہے، وہ رکوع کرنا بھول گیا، سجدہ میں جا کر اس کو یاد آیا، کیا آخر میں سجدہ سہو سے اس کی یہ رکعت ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب: ارکان کی تاخیر کے لیے سجدہ سہو ہوتا ہے، ترک ہو جائے تو نماز جاتی رہتی ہے، ہوتی ہی نہیں!

۵۔ موجودہ بینکوں سے نفع اور نقصان سے جو منافع دیا جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب: جیسا کہ ظاہر میں نظر آتا ہے کہ یہ شعبہ شراکت کے اصول پر جاری کیا گیا ہے تو اس صورت میں یہ جائز ہے لیکن اگر اس میں کوئی شق ابھی سود سے ماخوذ ہے تو پھر نہیں، یہ بہر حال بینک والوں سے پوچھیں کہ سود سے یہ شعبہ بالکلیہ پاک ہے یا نہیں؟

۶۔ نماز تہجد کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

الجواب: آدھی رات کے بعد سے لے کر طلوعِ صبح تک!

۷۔ کیا جمعرات کو ارواح آتے ہیں؟

الجواب: ان روایات کا کوئی اعتبار نہیں!

---

(۳)

بیوی کو ماں یا بہن کہہ دینا

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:

زید رنج و غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو ماں، بہن کہہ دیتا ہے، ایک دفعہ یا ایک سے زیادہ دفعہ، ایک ہی وقت میں ——— کیا اس کا نکاح باقی رہ جاتا ہے یا نہیں؟ اگر نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو دوبارہ رجوع کا اسلام نے کیا طریقہ مقرر فرمایا ہے؟

الجواب: یہ بات بُری ہے جو زبان سے نکلی ہے، استغفار چاہیے، لیکن اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اس میں ماں بہن سے تشبیہ کی کوئی شکل ہوتی تو یہ ظہار ہوتا جس کا کفارہ ادا کرنا پڑتا چونکہ ایسا نہیں ہے، اس لیے ظہار بھی نہیں ہے۔ فتاوٰی نذیریہ میں ہے:

صورتِ مذکورہ میں زید کا اپنی زوجہ کو یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے، ظہار نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنی زوجہ کو بہن کہتے ہوئے سنا تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے اس کو برا جانا اور اس شخص کو اس بات سے منع کیا، لیکن اس پر ظہار کا حکم نہیں لگایا۔

چنانچہ ابوداؤد میں ہے:

عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ الْجُھَیْمِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخَیَّۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْتُکَ ھِیَ؟

اور فقہ حنفی میں بھی یوں ہی ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

"وَیُکْرَہُ قَوْلُہٗ اَنْتَ اُمِّیْ وَیَا اِبْنَتِیْ وَیَا اُخْتِیْ وَنَحْوُہٗ"

اپنی عورت کو ماں یا بہن یا بیٹی کہنے سے بغیر تشبیہ کے ظہار ثابت نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۳۵۲/۲)

(۴)

حضرت خضر علیہ السلام کے والد اور والدہ

محمد نسیم کانجو لکھتے ہیں:

راقم الحروف سے ایک آدمی نے سوال کیا ہے کہ حضرت خضرؑ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ کا کیا نام تھا؟ —— سوال اگرچہ سادہ سا ہے مگر عام موضوعات سے ہٹ کر ہے اس لیے اکثر لوگوں کو اس کا پتہ نہیں ہے، آپ سے ڈھونڈ ڈھانڈ کر فقیر کو بتائیں، مہربانی ہوگی!

الجواب: عہدِ حاضر جن مسائل سے دوچار ہے اور جن کے سلسلے کی رہنمائی دینِ حق کی داعی امت کی ذمہ داری ہے، وہ اس قسم کی جزوی اور غیر ضروری موشگافیوں کی متحمل نہیں ہوسکتی، دراصل اس قسم کے مسائل کھڑے کرکے بعض لوگ ضروری فرائض انجام دینے سے باز رکھنے کی ایک غیر دانستہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جبکہ اصل توجہ ان مسائل کی طرف دینی چاہیے جن کا نوعِ انسانی کے سیاسی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی امور سے تعلق ہے تاکہ خلقِ خدا پر اتمامِ حجت ہوسکے —— مگر افسوس، دنیا اس طرف توجہ دینے کی بجائے ذہنی عیاشی کے لیے ایسے ایسے میدان تلاش کر رہی ہے جن کا تعلق انسان کے شب و روز سے بہت کم یا غیر ضروری ہے فالی اللہ المشتکیٰ!

حضرت خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے والد ماجد کے سلسلے میں مختلف نام آئے ہیں اور ان میں کوئی بھی یقینی نہیں ہے۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

والد: ملکان بن فالغ بن عابر —— عامیل —— حزقیا عیص —— حضرت آدمؑ قابیل بن آدم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مالک بن عبداللہ بن نصر بن الازد ــــ (تاریخ الخمیس صفحہ ۱۰۷)

والدہ: اس کی بابت صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ وہ ایک رومی عورت تھی۔

(تاریخ الخمیس ص۱۰۶، البدایہ والنہایہ وغیرہما)

امام بخاری، ابراہیم الحربی اور امام ابن المناوی تو اس کے بھی منکر ہیں کہ وہ ابھی تک زندہ ہوں:

"اِخْتَلَفَ فِیْ حَیَاتِهٖ وَقَدْ اَنْكَرَ بِهَا جَمَاعَةٌ مِّنْهُمُ الْبُخَارِیُّ وَاِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِیُّ وَابْنُ الْمُنَاوِیْ" (تاریخ الخمیس ص۱۰۷)

اور پرویز صاحب کو تو خضر نام کی ایسی شخصیت کے تسلیم کرنے میں بھی تامل ہے، جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پالا پڑا ہو ــــ اور یہ تامل صرف اس لیے ہے کہ اس کا تعلق بخاری کی روایت سے ہے۔ اگر مغربی اقوام کے کسی آبرو باختہ قلم نے اس کا انکشاف کیا ہوتا تو پھر ان کے لیے یہ نادر دریافت ہوتی۔ ہم نے موصوف کی کتابوں کے مطالعہ کے دوران ان کی یہ بے انصافی واضح پائی ہے یعنی اگر ایک بات کتب حدیث میں مل گئی ہے تو اس میں کیڑے ڈالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے لیکن اگر وہی بات یا اس سے بھی زیادہ کوئی افسانوی کہانی مل جائے تو جناب پرویز بڑی جلی سرخیوں سے اس کا ذکر فرماتے ہیں۔ انا للہ!

(۵)

رسول اللہ کا ختمی مرتبت ہونا کب سے تصور کیا جائے؟

رانا عبدالستار ٹاؤن شپ لاہور سے لکھتے ہیں:

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کب سے تسلیم کیا جائے۔ ولادتِ مبارکہ سے؟ آیت "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ ..." کے نزول کے وقت سے؟ یا حضور کی وفات کے بعد سے؟ ــــ مقصد یہ ہے کہ وحی الٰہی کا انقطاع اور حضور کا خاتم النبیین ہونا کب سے شمار ہونا چاہیے۔ دلیل قرآنِ پاک کی آیت مبارکہ سے ہو، کیونکہ خدا کا کلام خطا سے پاک ہے۔

الجواب: جب آیت خاتم النبیین نازل ہوئی۔ اس وقت سے ہم آپ کو خاتم النبیین تصور کرنے کے پابند ہیں کیونکہ اسی وقت سے ہمیں بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ آپ کی نبوت کی یہ حیثیت ہے۔ ہاں اگر احادیث میں اس سے پہلے کے لیے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی آپ کے ختمی مرتبت ہونے کا ذکر آیا ہو تو اسے ہم آپ کی جامعیت اور برتری کے اظہار کے لیے ایک اسلوب بیان تصور کریں گے ــــ ورنہ اگر عالم ارواح میں ختمی مرتبت کا تصور اس سے کشید کیا گیا تو بعد میں انبیاءؑ کی تشریف آوری کا سلسلہ غیر ضروری اور بے محل ہو جاتے گا۔

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجز
مالیر کوٹلوی

مرقد پہ اُن کے آج کوئی نوحہ خواں نہیں!

اے صانعِ ازل تری صنعت کہاں نہیں!
ہے کونسا جہاں ترا جلوہ جہاں نہیں

یہ اضطرابِ شوق یہ رعبِ جمالِ دوست
میری زباں بھی آج مری ترجماں نہیں

سوزِ غمِ فراقِ مسلسل کے باوجود
آنکھوں میں کوئی اشک، زباں پر فغاں نہیں

گردِ غبارِ راہ کو منزل سمجھ لیا
منزل سے روشناس ابھی کارواں نہیں

کب سہہ سکیں گے مشکلِ راہ وفا کو آپ
جب موجزن ہی سینے میں عزمِ جواں نہیں

مانا تری جفا کا خموشی جواب ہے
یہ بھی نہ تو سمجھ مرے منہ میں زباں نہیں

حاصل ہیں جس بشر کو جہاں بھر کی نعمتیں
وہ بھی یہ کہہ رہا ہے کہ میں شادماں نہیں

انسان ہی کے اپنے عمل کا ہے یہ مآل
اس کے لیے کہیں بھی جو جاتے اماں نہیں

چوٹیں نہ سہہ سکے گا زبانِ درشت کی
یہ دل ہے ایک آئینہ سنگِ گراں نہیں

جو دین کے نشاں تھے بہر رنگِ اعتبار
اب نام کو بھی دہر میں ان کا نشاں نہیں

سائل ہو اور آ کے تہی دست لوٹ جاتے
ایسا تو اے کریم ترا آستاں نہیں!

ہو دن کی روشنی کہ اندھیرا ہو رات کا
کوئی عمل بشر کا خدا سے نہاں نہیں

ہو کر رہیں گے قبر و قیامت کے واقعات
یہ وحیٔ آسماں ہے کوئی داستاں نہیں

دلدادگانِ عشرتِ دنیا کا ہے یہ حال
مرقد پہ اُن کے آج کوئی نوحہ خواں نہیں

عاجزؔ تو کامرانیٔ عقبیٰ خدا سے مانگ
دُنیا کا کامراں تو کوئی کامراں نہیں!

صبحِ صادق

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقالات

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

ترجمہ
عطاء الرحمٰن ثاقب

نصیری فرقے کا تعارف!

زیر نظر مضمون شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے ایک عربی رسالہ "النصیریۃ طغاۃ سوریۃ او العلویون کما سماھم الفرنسیون" کا اردو ترجمہ ہے۔

یہ رسالہ آٹھویں صدی ہجری میں لکھا گیا تھا لیکن خوبی ملاحظہ ہو، یوں معلوم ہوتا ہے کہ سوریا کے سرکش فرقے "نصیریہ" کے متعلق آج ہی لکھا گیا ہے ـــــ مصر وغیرہ میں یہ رسالہ متعدد مرتبہ چھپ چکا ہے!

دراصل یہ ایک استفتاء ہے جس میں نصیری فرقہ سے متعلق چند سوالات علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن محمد مری الشافعی نے اٹھائے تھے اور جن کے جوابات شیخ الاسلام امام اہلسنت تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ گمراہ فرقوں کے ابطال کے سلسلہ میں امام صاحبؒ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں ـــــ چنانچہ انہوں نے نصیریوں کی بھڑکتی ہوئی کفر و بدعت کی آگ کو بجھایا، ان کے مخفی اسرار سے عوام الناس کو مطلع کیا، ان کے اصل عقائد سے فریب کے پردہ کو چاک کر کے ان کی گمراہی کو ظاہر کیا اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کیا ـــــ امام صاحب ان کے ہم وطن و ہم عصر تھے، آپ نے جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر ان لوگوں پر تلوار اٹھائی اور ان کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ علاوہ ازیں آپ کا قلم جب بھی ان پر اٹھتا، تلوار کی دھار سے زیادہ تیز اور کثیر التعداد سامان حرب سے لیس لشکر سے بھی زیادہ موثر اور کارآمد ثابت ہوتا۔

آپ نے اپنے قلم سے ان لوگوں کے نفاق اور کفر و الحاد کو ظاہر کیا اور ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسے عقائد سے لوگوں کو روشناس کرایا جن میں ان کی طرف سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ اور عامۃ المسلمین کے خلاف کینہ و بغض کا اظہار کیا گیا تھا ـــــ یہ رسالہ اگرچہ صفحات کے اعتبار سے بہت مختصر ہے لیکن اس کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ یہ کئی جلدوں کو محیط ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے سائل کے جواب میں یہ رسالہ تحریر کر کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے ـــــــ آپ دیکھیں گے کہ امام صاحب کا یہ رسالہ اظہارِ حق اور دعوتِ ہدایت کے لیے ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتا اور باطل کے لیے گرزِ البرز شکن سے کم نہیں!

امام صاحب بلاشبہ علم کا مظہر اور خطابت کا منبر تھے، آپ کے بے شمار فتویٰ، رسائل اور کتب، عربی کے اس شعر کا مصداق ہیں ؎

إِذَا قَالَتْ حَذَامِ فَصَدِّقُوْهَا
فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَذَامِ

کہ جب حذام (شاعر کی ممدوحہ) کوئی بات کہے تو اسے بلا جھجک تسلیم کر لو، کیونکہ بات تو وہی ہے جو حذام کہے!"

ہر صاحبِ ایمان شخص جب اس رسالہ کو پڑھے گا تو اسے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نصیریوں کی طرف سے درپیش خطرے کا بخوبی احساس ہو جائے گا اور یہ رسالہ اس کے لیے راہِ ہدایت، منارۂ عرفان ثابت ہوگا اور اس کے لیے جہاد کے راستے کو روشن و منور کر دے گا۔ ان شاء اللہ! چنانچہ انہی مقاصد کے حصول کے لیے ہم اس رسالہ کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین محدث کر رہے ہیں ـــــ واضح رہے کہ آج کل شام میں ان لوگوں (نصیریوں) کے خلاف کئی تحریکیں چل رہی ہیں اجبکہ ان لوگوں کو برسرِ اقتدار طبقہ میں کافی اثر و رسوخ حاصل ہے!

(ادارہ)

سوال:

علمائے دین کا نصیری فرقہ کے متعلق کیا خیال ہے؟ جس کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حلتِ شراب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ تناسخِ ارواح[1]

۳۔ قدامتِ عالم[2]

۴۔ انکارِ قیامت

۵۔ انکارِ جنت و دوزخ

۶۔ پانچ نمازوں سے مراد ان کے نزدیک پانچ نام ہیں۔ یعنی علی، حسن، حسین، محسن اور فاطمہ ۔۔۔۔ نیز یہ کہ ان پانچ ناموں کے ذکر سے غسلِ جنابت، وضو اور تمام شروط و فرائضِ نماز ساقط ہو جاتے ہیں۔

۷۔ رمضان المبارک کے روزوں سے مراد ۳۰ مردوں، ۳۰ عورتوں کے نام ہیں۔ یہ نام ان کی کتب میں موجود ہیں جن کو طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کیا جا رہا۔

۸۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کو اپنا معبود مانتے ہیں، ان کے نزدیک حضرت علیؓ ہی خالق ارض و سماء ہیں اور وہی آسمان و زمین کے امام بھی ہیں ۔۔۔۔ ان کے عقیدے کے مطابق لاہوت (اللہ تعالیٰ) کے ناسوت (حضرت علیؓ) میں ظاہر ہونے کا فلسفہ و حکمت یہ ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق اور اپنے بندوں سے مانوس ہو کر انہیں اپنی عبادت کے طور طریقوں سے آگاہ کرتا ہے[3]۔

۹۔ "خطاب" کے نام سے معروف اس عقیدہ کے مطابق ان کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک نصیری نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ اپنے شیخ اور معلّم کے روبرو یہ حلف نہ اٹھائے کہ وہ اپنے دین اپنے مشائخ اور اپنے اکابر سے متعلق کسی کو آگاہ نہیں کرے گا۔ نیز وہ کسی ایسے شخص کو وعظ و نصیحت نہیں کرے گا جو ان کے عقائد کا حامل نہ ہو[4] ۔۔۔۔ اس حلفیہ اقرار کے بغیر وہ ان کی شراب نوشی کی مجالس میں حصہ نہیں لے سکتا اور نہ ہی وہ ان میں مناکحت کر سکتا ہے۔

---

[1] تناسخِ ارواح، ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کی روح مرنے کے بعد کسی جانور وغیرہ میں حلول کر جاتی ہے نیک انسان اچھے روپ میں اور برا انسان برے روپ میں دوبارہ جنم لیتا ہے۔ اس عقیدہ کی رو سے چونکہ قیامت اور روزِ حساب کی نفی ہوتی ہے۔ اس لیے نصیری فرقے کا بھی قیامت پر ایمان نہیں ہے! [2] یہ ایک منطقی اصطلاح ہے، مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قدیم فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، ثبات صرف اسی کو ہے جبکہ باقی ہر چیز متغیر اور حادث ہے اسے دوام حاصل نہیں ۔۔۔ لیکن نصیری فرقہ اس کے برعکس عالم کو قدیم مانتا ہے۔ [3] لاہوت اور ناسوت علم کلام کی اصطلاحیں ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات (لاہوت) حضرت عیسیٰؑ (ناسوت) میں حلول کر گئی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات میں لاہوت اور اللہ تعالیٰ کے انسانی روپ کو ناسوت قرار دیتے ہیں۔ اسی سے ملتا جلتا نصیریوں کا یہ عقیدہ بھی ہے۔ [4] یہ اصطلاح "تقیہ" کے نام سے معروف ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ ان کے عقیدے کے مطابق ہر زمانے کے لیے ایک امام کا ہونا ضروری ہے ـــــ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہر زمانے میں ایک اسم ہوتا ہے اور ایک اس کا معنی۔ مثلاً آدمؑ اسم تھے اور شیثؑ ان کے معنی، یعقوبؑ اسم تھے اور یوسفؑ ان کے معنی ـــــ معنی کو وہ مختار و متصرف قرار دیتے ہیں جبکہ اسم کو اس معنی کے تابع! ـــــ اس سلسلہ میں وہ قرآن کی مندرجہ ذیل دو آیات سے استدلال کرتے ہیں:

۱۔ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ

۲۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

چنانچہ یعقوبؑ چونکہ اسم کے درجے پر فائز تھے، اس لیے انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا، "سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ!" (کہ میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا)

ـــــ لیکن یوسفؑ چونکہ معنیٰ مطلوب تھے اور مختار و متصرف، لہٰذا انہوں نے معافی کا یہ معاملہ کسی پر معلق نہیں رکھا اور یعقوبؑ کے بیٹوں اور اپنے بھائیوں کو اپنے اختیار و تصرف سے خود ہی یہ کہہ کر معاف کر دیا تھا کہ:

"لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ!

کہ آج تمہارے لیے کوئی سرزنش نہیں ہے!"

ـــــ اسی طرح ان کے نزدیک موسیٰؑ اسم اور یوشعؑ معنی تھے، کہ یوشعؑ نے اپنے حکم سے سورج کو واپس لوٹا دیا تھا ـــــ پھر سلیمانؑ اسم اور آصف ان کا معنی تھا، جس نے بلقیس کا تخت حاضر کر دیا تھا جبکہ سلیمانؑ اس سے عاجز آگئے تھے ـــــ اسی ترتیب اور انداز سے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کو شمار کرتے ہیں، حتیٰ کہ محمدؐ اسم تھے اور علیؓ ان کے معنی! ـــــ اس طرح وہ ہر زمانے میں ایک اسم اور ایک معنی کا عقیدہ رکھتے ہیں!

۱۱۔ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ علیؓ رب ہیں، محمدؐ حجاب ہیں اور سلمان باب ـــــ ان کے اکابرین میں سے بعض کے یہ شعر ان کے اسی عقیدہ کی وضاحت کرتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا ۔۔۔ حَيْدَرَةَ الْاَنْزَعُ[1] الْبَطِيْنُ[2]

[1] "الانزع" سے مراد بہادر، بے باک اور نڈر ہے۔ [2] "البطین" شیعہ کے مطابق حضرت علیؓ کا لقب اس لیے ہے کہ آپ کے سینہ مبارک میں علم کی اس قدر کثرت تھی کہ اس کا اثر آپ کے پیٹ پر ہوا اور آپ کا پیٹ بڑھ گیا: "اَزْدَهَمَ الْعِلْمُ فِيْ بَطْنِهٖ فَكَبُرَ!" (عیون الاخبار للرضا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ لَا حِجَابَ إِلَّا مُحَمَّدَ الصَّادِقَ الْاَمِيْنِ
وَ لَا طَرِيْقَ إِلَيْهِ إِلَّا سَلْمَانَ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ حیدر کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس پر محمدؐ صادق و امین حجاب ہیں ـــــ اور حیدر تک پہنچنے کا راستہ صاحبِ قوت سلمانؓ ہیں۔" (العیاذ باللہ!)

۱۲۔ علاوہ ازیں وہ پانچ ایتام اور ۱۲ اماموں کی امامت و معصومیت کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں، جن کے نام ان کی کتب سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔ ان ائمہ کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ زیب، حجاب اور باب کی معیت میں ہر گھر کے اندر ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۳۔ (معاذاللہ، معاذاللہ) وہ حضرت عمر بن الخطابؓ کو ابلیس الا بالسہ یعنی سب سے بڑا ابلیس قرار دیتے ہیں، ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت عمرؓ کے بعد ابلیسیت میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کا درجہ ہے[1] ـــــ اور یوں یہ ترتیب بھی نیچے تک چلی جاتی ہے ـــــ العیاذ باللہ!

۱۴۔ مذکورہ اصولوں پر مبنی پھر ان کے کئی دوسرے فروعی و تفصیلی مسائل ہیں ـــــ یہ ملعون گروہ شام کے بڑے حصے پر قابض رہا ہے اور ان کے یہ ملحدانہ عقائد معروف و مشہور تھے ـــــ جب تک انگریز ساحلی ممالک پر قابض رہا، ان کے حالات لوگوں سے پوشیدہ رہے، تاآنکہ علماءِ اسلام اور سنجیدہ قسم کے لوگوں نے ان کے اسرار اور مخفی عقائد سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے ان سے روابط قائم کیے اور اس طرح ان کے پوشیدہ اور گمراہ کن عقائد کا بھانڈا چکنا چور ہو گیا اور لوگوں کو ان کے حالات کا علم ہونے کے بعد ان (نصیریوں) کے دورِ زوال کا آغاز ہوا ـــــ نصیریوں کے یہ عقائد ذکر کرنے کے بعد علامہ شیخ شہاب الدینؒ مندرجہ ذیل سوالات اٹھاتے ہیں:

۱۔ کیا اہلِ اسلام کے لیے ان سے مناکحت جائز ہے؟

---

[1] اصل میں نصیری اور دوسرے تمام باطنی فرقوں (جو کہ پہلے سیاسی جماعتیں تھیں اور بعد میں مذہبی گروہوں کی حیثیت اختیار کر گئے) کی تعلیمات کے بانی و مؤسس مجوسی ہیں۔ اس سے ان کی غرض یہ ہے کہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کریں، اس کے خلاف اپنے بغض و عناد کا اظہار کریں اور مسلمانوں سے اس بات کا انتقام لیں کہ انہوں نے اسلام کی برکت سے فارس پر قبضہ کیا، جہاں انہوں نے شرک کی جلتی ہوئی آگ کو بجھایا ـــــ اور چونکہ حضرت صدیق اکبرؓ نے فارس کو فتح کرنے کے لیے لشکر تیار کیا اور اس کی فتح حضرت فاروق اعظمؓ کے ہاتھوں مکمل ہوئی تھی، اس لیے وہ ان حضرات کے خلاف اپنے خبثِ باطن کا اظہار جی بھر کے کرتے ہیں ـــــ جبکہ حضرت سلمان فارسیؓ کی تعظیم پر وہ صرف اس لیے زور دیتے ہیں کہ آپ فارسی الاصل تھے ـــــ تاہم ان کے ملحدانہ اور گمراہ کن نظریات کے باوجود خلفائے راشدین کی عظمت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ و پائندہ رہے گی۔ ان شاء اللہ!

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے ؟
۳۔ ان کے ذبیحہ کے معدہ سے بنے ہوئے پنیر کا کیا حکم ہے ؟
۴۔ ان کے برتنوں اور ان کے لباس کا کیا حکم ہے ؟
۵۔ کیا انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے ؟
۶۔ اسلامی حکومت ان لوگوں کو اسلامی سرحدوں پر مامور کر سکتی ہے یا نہیں ؟
۷۔ ان خدمات کے عوض کیا مسلمانوں کے بیت المال سے انہیں مصارف ادا کیے جا سکتے ہیں ؟
۸۔ ان بدباطن لوگوں کا خون اور ان کے اموال مباح ہیں یا نہیں ؟
۹۔ کیا تاتار و انگریز سے جہاد کرنا افضل ہے یا ان لوگوں کے عقائد باطلہ کی بناء پر، ان کی فتنہ بازیوں اور شر انگیزیوں سے محفوظ رہنے کے لیے ان سے جہاد کرنا افضل ہے ؟
۱۰۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ان کے عقائد کی تشہیر کر کے ان کے عقائد کا بطلان کیا جائے اور انہیں اسلام کی دعوت دی جائے تاکہ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ اس کفر عظیم سے نکال کر مشرف بہ اسلام کر دے یا ان کے عقائد سے واقفیت کے بعد ان سے تغافل و تساہل برتنا اور ان کے معاملہ کو مخفی رکھنا چاہیے ؟
۱۱۔ ان سے جہاد کرنے والے اور ان کے خلاف اسلامی سرحدوں کی نگرانی والے کا کیا اجر ہے ؟

جواب :

——— ان تمام سوالات کے جوابات شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ یوں دیتے ہیں :

نصیری مشرکین، نصاریٰ اور یہود کی نسبت کفر میں بڑھے ہوتے ہیں :

۱ ۔ نصیری لوگ قرامطہ اور باطینہ کا بویا ہوا بیج ہیں ——— یہ لوگ یہود و نصاریٰ اور تاتار و انگریز سے بھی زیادہ امتِ محمدیہ کے لئے نقصان دہ ہیں۔ کیونکہ یہ اہل تشیع کا لبادہ اوڑھ کر اہل بیت سے قرابت کے نقاب سے اپنا چہرہ چھپا کر اور اپنے تئیں مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے درمیان رہتے ہیں ——— یہ لوگ اپنی ریشہ دوانیوں سے اسلام کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ان کا نہ اللہ پر ایمان ہے، نہ اس کے رسولؐ پر اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے اوامر و نواہی پر ——— اسی طرح ثواب و عقاب، جنت و دوزخ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل کسی مسلمان کی ان کے نزدیک کوئی حقیقت و حیثیت نہیں ہے۔ ادیان و ملل سابقہ میں سے یہ لوگ کسی بھی دین اور ملت کو نہیں مانتے اور کتاب الٰہی کی اپنے مذموم عقائد اور مزعومہ علم باطن کے مطابق تاویل کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نصیری ملحد اور بے دین ہیں :

اسماءِ ربانی اور کلام پاک کی تحریف کرنے میں یہ لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کا اصل مقصود ایمان و شریعت کا انکار ہے جب کہ ظاہراً شرائع اسلام کی حقیقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں ——— ان کے نزدیک پانچ نمازوں سے مراد ان کے پوشیدہ عقائد کو پہنچانا ہے، روزوں سے مراد ان مخفی عقائد کو صیغۂ راز میں رکھنا ہے۔ اور حج بیت اللہ کا مفہوم ان کے عقیدے کے مطابق اپنے شیخ کی زیارت کرنا ہے شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ ابولہب کے دو ہاتھ (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ) قرار دیتے ہیں اور حضرت علیؓ کو "النبأ العظيم والامام المتين"۔ یعنی عظیم خبر اور صاحبِ قوت امام مانتے ہیں۔

۳۔ نصیری اسلام کے دشمن ہیں :

ان لوگوں نے اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف اپنے بغض و نفاق کا اظہار کرنے کے لئے کئی تصنیفات کی ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں جب بھی موقع ملتا ہے، یہ لوگ مسلمانوں کا خون بہانے سے دریغ نہیں کرتے ——— انہوں نے ایک مرتبہ حجاج کرام کو قتل کر کے بیئر زمزم میں پھینک دیا تھا، پھر یہ لوگ حجرِ اسود کو اٹھا لے گئے جو ایک عرصہ تک ان کے پاس رہا۔ انہوں نے لاتعداد مسلمان علماء و امراء کو شہید کیا ——— علماء اسلام نے ان کا نقابِ فریب اتارنے کے لئے اور ان کے مخفی عقائد کو طشت از بام کرنے کے لئے کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں انہوں نے ان کے کفر و الحاد کی وضاحت کی ہے کہ وہ ہندو برہمنوں جو کہ بتوں کی پوجا کرتے ہیں، سے بھی بڑھ کر کافر ہیں۔

۴۔ نصیری بیت المقدس پر قبضہ اور سقوطِ خلافتِ عباسیہ کا سبب ہیں!

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ ساحلِ شام پر نصاریٰ ان کی طرف سے قابض ہوئے کیونکہ یہ شروع ہی سے مسلمانوں کے مقابلے میں نصاریٰ کا ساتھ دیتے چلے آئے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کی تاتار پر فتح سب سے بڑا المیہ ہے اور مسلمانوں کی مغلوبیت سب سے بڑی عید! ——— مسلمانوں کے بلاد و امصار انکے قبضہ میں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خلافتِ عثمان رضؓ میں معاویہ بن ابی سفیان رضؓ کے ہاتھوں جزیرہ قبرص فتح کرا دیا! ساحلِ شام پر ان کی کثرت ہوئی تو یہ علاقہ نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا، پھر صلیبیوں کے بیت المقدس پر قابض ہونے میں انہوں نے جو کردار ادا کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں نور الدین شہید اور صلاح الدین ایوبی جیسے مجاہدین پیدا کئے جنہوں نے نصاریٰ سے اپنے علاقے واپس لئے اور ارضِ مصر کو بھی، جس پر صلیبی دو صدیوں سے قابض چلے آ رہے تھے، فتح کیا۔ مسلمانوں کی ان کامیابیوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھ کر نصیریوں اور صلیبیوں نے آپس میں گٹھ جوڑ کر لیا۔ مگر مجاہدین اسلام کے سامنے نہ ٹھہر سکے اور یوں مصر و شام میں پھر سے اسلام کی دعوت پھیلنے لگی۔

تاتاری بغداد میں انہی نصیریوں کے ذریعہ سے داخل ہوئے اور سقوطِ بغداد کا المیہ پیش آیا۔ اس سلسلہ میں نصیر طوسی کا کردار ڈھکا چھپا نہیں جو کہ ان کا سرکردہ امام و وزیر تھا۔

۵۔ نصیری فرقہ کے دیگر نام:

(۱) ملاحدہ (۲) قرامطہ (۳) باطنیہ (۴) اسماعیلیہ (۵) نصیریہ (۶) حزمیہ (۷) محمرۃ۔

ان اسماء میں سے بعض ان کے عمومی نام ہیں اور بعض خصوصی جو کہ ان کے مختلف اصناف کو ان کے نسب، مذہب اور وطن وغیرہ کے لحاظ سے ممتاز کرتے ہیں اور جن کے مقاصد بڑے طویل ہیں۔

۶۔ نصیری۔ ظاہر میں رافضی اور باطن میں کافرِ محض:

یہ لوگ ظاہر میں رافضی اور باطن میں کافرِ محض ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ حضرت نوح، حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام، حتیٰ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر بھی ایمان نہیں رکھتے، نہ ہی تورات و انجیل اور قرآن کریم پر ان کا ایمان ہے —— نہ تو عالم کا کوئی خالق مانتے ہیں۔ اور نہ ہی روزِ جزا پر ان کا یقین ہے —— کبھی یہ اپنے مذہب کی بنیاد فلسفیانہ نظریات پر رکھتے ہیں اور کبھی مجوسیوں کے عقائد پر جو کہ آگ کی پرستش کرتے ہیں تاہم رفض کا لیبل لگا کر انبیائے کرام علیہم السلام کے کلام سے استدلال بھی کرتے ہیں —— یا تو خود اپنی طرف سے احادیث وضع کرتے ہیں اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت شدہ الفاظ میں اخوان الصفا کی طرح تحریف کرتے ہیں۔

انہوں نے ارسطو کی متابعت میں ایک حدیث وضع کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ"!

یعنی "سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا کیا!"

حالانکہ یہ الفاظ تمام محدثین کے نزدیک موضوع ہیں۔ دراصل حدیث یوں ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ فَقَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ"!

کہ "جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا "آگے بڑھ" تو وہ آگے بڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "واپس جا"، تو وہ پیچھے ہٹ گئی"!

لیکن چونکہ ارسطو کے نزدیک سب سے پہلی چیز جو کائنات میں وجود پذیر ہوئی وہ عقل ہے۔ نصیریوں نے اس کی اتباع میں اپنی طرف سے یہ حدیث گھڑ لی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے باطل عقائد سے مسلمانوں کے بہت سے فرقے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اگرچہ یہ "ناموسِ اعظم" (جس کی تشریح آگے آرہی ہے) پر یقین نہیں رکھتے تاہم ان کے عقائد میں نصیریوں کے الحادی عقائد ضرور شامل ہوگئے!

۷۔ استہزاء باللہ:

"النّاموس الاعظم" اور "البلاغ الاکبر" ان کے نزدیک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کا اقرار کرنے کے بعد یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس پر ایمان رکھنے والوں کی توہین اور ان سے استہزاء کرتے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض تو اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک اپنے پاؤں کے نیچے لکھتے ہیں۔ —— علاوہ ازیں وہ شریعتِ الٰہیہ اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے انکار ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے متعلق یہ بدعقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاءؑ قیادت و ریاست کے طالب تھے، چنانچہ ان میں سے کچھ تو حصولِ قیادت میں کامیاب ہو گئے مثلاً موسیٰؑ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم —— اور بعض کو اس سلسلہ میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ قتل کر دیئے گئے مثلاً مسیحؑ!

اسی طرح یہ لوگ اس درجہ (الناموس الاعظم) پر پہنچنے کے بعد نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، محارم سے نکاح اور دیگر تمام فواحش سے اجتناب کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔

اس فرقے میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے مخصوص اشارات اور خاص علامات ہیں، اگر وہ کسی ایسے ملک میں ہوں جہاں اہلِ ایمان کی کثرت ہو تو اپنے عقائد کو مخفی رکھتے ہیں، لیکن جہاں ان کی تعداد زیادہ ہو، تو پھر انہیں پہچاننے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

۸۔ ان سے مناکحت اور ان کا ذبیحہ حرام ہے!

علماءِ اسلام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ان لوگوں سے شادی بیاہ کے معاملات طے کرنا جائز نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

اور جہاں تک ان کے ذبیحہ کے معدہ سے بنے ہوئے پنیر کا تعلق ہے تو اس کے متعلق علماء کے دو مشہور اقوال ہیں۔

ایک قول تو یہ ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو کہ عام مردار اور مجوس و انگریز کے ذبیحہ کا حکم ہے —— اور ان کا ذبیحہ بالاتفاق ناپاک ہے کیونکہ یہ لوگ جانوروں کو ذبح نہیں کرتے۔

جب کہ امام ابوحنیفہؒ اور ایک قول کے مطابق امام احمدؒ کے نزدیک یہ پنیر حلال ہے اس لئے کہ ان کے خیال میں جانور کی موت سے اس کے معدہ کی موت واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ میت کا معدہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے قول کے مطابق پاک ہے۔

لیکن امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے ایک دوسرے قول کے مطابق یہ پنیر نجس ہے۔کیونکہ ان کے نزدیک مردار جانوروں کے معدے بھی نجس ہیں۔اس لیے کہ ان معدوں سے خارج ہونے والی رطوبات نجاست آلود ہوتی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ چونکہ نصیریوں کا ذبیحہ کھانا ناجائز ہے اس لئے ان کے ذبیحہ اور مردار میں کوئی فرق نہیں ہے۔بہرحال تمام ائمہ کرام اپنی اپنی رائے کی تائید کے لیے آثار صحابہؓ سے استدلال کرتے ہیں۔امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ مجوس کے ذبیحہ سے تیار شدہ پنیر استعمال میں لاتے تھے جبکہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اس بات کی نفی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مجوس کے ذبیحہ سے نہیں بلکہ نصاریٰ کے ذبیحہ سے، جو کہ اہل کتاب ہیں، تیار شدہ پنیر استعمال فرماتے تھے ——— بہرحال یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے!

مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے نہ اُن کی نمازِ جنازہ ادا کرنا۔سرورکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عبداللہ بن ابی اور دیگر منافقین کی نمازِ جنازہ ادا کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا، حالانکہ وُہ بظاہر نماز روزہ کے پابند تھے اور میدانِ جہاد میں مسلمانوں کا ساتھ دیتے تھے اور دین اسلام کے خلاف کوئی ظاہر بات بھی نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ ان کے دلوں میں نفاق تھا اس لیے ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا تھا تو پھر یہ لوگ جو کہ ہمیشہ ملحدوں اور زندیقوں کا ساتھ دیتے اور کفر و الحاد کا اظہار بھی کرتے ہیں تو ان کی نمازِ جنازہ کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟

۱۰۔انہیں سرحدوں کی حفاظت پہ مامور کرنا جائز نہیں ہے!

جہاں تک ان لوگوں کو مسلمان ممالک کی سرحدوں، مورچوں اور قلعوں پر مامور کرنے کا تعلق ہے تو یہ بھیڑیے کو بکریوں کی حفاظت پر مامور کرنے کے مترادف ہے۔کیونکہ یہ لوگ اسلامی مملکت میں فتنہ و فساد پھیلانے کے خواہاں اور اس کے لیے ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔

چنانچہ انہیں جب بھی موقع ملتا ہے، یہ مسلمانوں کے قلعوں اور چوکیوں کو دشمنوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔علاوہ ازیں ہر وقت اسلامی لشکر میں انتشار پھیلانے اور حاکم وقت کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے ہیں ——— لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ انہیں فوراً فوج کی آسامیوں سے برطرف کر دے اور اگر ممکن ہو سکے تو انہیں عام فوجیوں کی فہرست سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی نکال باہر کرے اور اُن کی جگہ مسلمانوں کے خیر خواہ اور ایماندار افراد کا تعین کرے ـــــ یہ لوگ پوری ملتِ اسلامیہ کے خائن ہیں اس لیے اس سلسلہ میں حکومت کے لیے تاخیر بالکل جائز نہیں ہے۔ تاہم اگر ان کی خدمات ناگزیر ہوں اور یہ اپنی ڈیوٹی پوری طرح انجام دیں تو ضروری نہیں کہ ان کو اجرتِ مثل ہی دی جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ان کو فقط اتنی ہی اجرت دی جائے جس قدر ان کا کام ہو اور اگر وُہ کوئی کام نہ کریں تو اُن کو کچھ نہ دیا جائے۔

۱۱۔ ان کا مال اور خون مباح ہے:

نصیریوں کا مال مسلمانوں کے لیے مباح اور ان کا خون رائیگاں ہے۔ اگر وُہ توبہ کا اظہار کریں تو اسے قبول کرنے یا قبول نہ کرنے میں علماء کا اختلاف ہے جو قبول کرنے کے قائل ہیں وُہ بھی یہ شرط لگاتے ہیں کہ ان کی کڑی نگرانی کی جائے کہ وُہ شریعتِ اسلامیہ کے خلاف کوئی کام نہ کریں ـــــ اور جو عدمِ قبول کے قائل ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ ان کے مذہب کی بنیاد تقیہ (یعنی اظہار خلاف مافی الضمیر) ہے، اس لیے یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں کہ انہوں نے واقعتاً توبہ کی ہے یا نہیں؟ ـــــ بہرحال اس سلسلہ میں احتیاط ضروری ہے۔ ان کا مال بطورِ فے کے بیت المال میں شامل کر لیا جائے گا۔

۱۲۔ ان کی سخت نگرانی کی جائے اور اسلحہ ان کے سپرد نہ کیا جائے!

نصیریوں کو کسی ایک جگہ مل بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے نہ ہی اسلحہ ان کے سپرد کیا جائے ـــــ انہیں نماز، تلاوتِ قرآن اور دوسرے اسلامی امور کا پابند کیا جائے اور علمائے کرام کے ذریعے اسلام کی تعلیم دی جائے تاکہ وُہ نصیریوں اور ان کے مخفی معلّم کے درمیان حائل رہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور تمام صحابہؓ نے جب مرتدین پر قابو پالیا تو صدیق اکبرؓ نے ان مرتدین سے فرمایا کہ "تم دو باتوں میں ایک کو پسند کر لو ـــــ جنگ اور یا پھر رسواکن صلح!
انہوں نے پوچھا، "رسواکن صلح سے کیا مراد ہے"؟ آپ نے جواباً فرمایا کہ:

"تم ہمارے مقتولین کی دیت دو گے مگر ہم نہیں دیں گے، تمہیں اس بات کا اقرار کرنا ہوگا کہ تمہارے مقتول جہنمی اور ہمارے شہداء جنتی ہیں، تمہارے اموال میں سے ہمیں جو کچھ ملے وُہ ہم آپس میں تقسیم کر لیں گے لیکن تمہیں ہمارا مال واپس کرنا ہوگا، تم سے اسلحہ چھین لیا جائے گا اور گھوڑے پر سوار ہونے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت نہیں دی جائے گی ——— اور تمہیں اونٹوں کا پیچھا کر کے زندگی بسر کرنا پڑے گی"!

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ان پیش کردہ شرائط پر تمام صحابہ کرامؓ نے آپؓ سے موافقت کی، مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جہاں تک ان سے مقتولین کی دیت لینے کا مسئلہ ہے تو وہ درست نہیں کیونکہ وہ تو شہداء ہیں اور ان کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے تو تمام صحابہ کرامؓ نے حضرت عمرؓ کی رائے سے اتفاق کیا۔

پس دیت لینے کے مسئلہ میں اگرچہ علماء کا اختلاف ہے تاہم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے حضرت عمرؓ کی اس رائے پر ہی عمل ثابت ہے۔ بہرحال جو شخص بھی مرتد ہو جانے کے بعد تائب ہو کر اسلام کا اظہار کرے گا اسے اسلحہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی جیسا کہ صحابہؓ کرام کے فیصلہ سے ثابت ہے۔ کسی یہودی و نصرانی کو مسلمانوں کی فوج میں نہ رکھا جائے گا اور اگر ان کا کوئی سرکردہ شخص توبہ ظاہر کرے تو اسے ان سے الگ کر دیا جائے گا اور اسے کسی ایسے مقام پر بھیج دیا جائے گا جہاں صرف مسلمان بستے ہوں ——— تا آنکہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائے یا وہ اپنے اسی نفاق کی حالت میں مر جائے۔

۱۳۔ نصیریوں سے قتال کا حکم

نصیریوں سے جہاد کا حکم وہی ہے جو کہ مرتدین سے جہاد کا حکم ہے۔ یعنی ان سے جہاد کو، بے ضرر کفار و مشرکین سے جہاد کرنے پر ترجیح دی جائے گی۔ ان سے جہاد عظیم ترین فرض اور اس کا بہت بڑا اجر ہے ——— حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے مرتدین سے جہاد کرنے کو مشرکین اور اہل کتاب سے جہاد کرنے پر فوقیت دی تھی کیونکہ راس المال کی حفاظت نفع کی حفاظت سے مقدم ہوتی ہے ——— اور یہ اس لیے بھی کہ یہ لوگ ملتِ اسلامیہ کے لیے مشرکین و کفار سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں!

۱۴۔ ان کے عقائد کی پردہ پوشی جائز نہیں!

نصیریوں کے سلسلہ میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حسبِ استطاعت اپنا فرض پورا کرے۔ چنانچہ کسی شخص کے لیے ان کے حالات کو چھپانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ ان کے اسرار سے پردہ ہٹائے اور ان کے مخفی عقائد سے لوگوں کو آگاہ کرے، جو کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لحاظ سے ایک بہت بڑا عمل اور جہاد کا ایک حصہ ہے، ارشادِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ربانی ہے:

• "یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ ۔ الاٰیۃ"!

کہ "اے نبی، (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کفار و منافقین سے جہاد کیجیے!"

چنانچہ ان لوگوں کی ہدایت کے لیے، یا ان کے شر سے ملتِ اسلامیہ کو محفوظ رکھنے کے لیے حتی المقدور تعاون اور کوشش کا اس قدر اجر و ثواب ہے کہ جسے اللہ تعالٰی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا —— ارشادِ الٰہی ہے:

"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ"!

کہ "تمہیں بہترین امت اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور انہیں برائی سے روکتے ہو!"

حضرت ابوہریرہؓ کا ارشاد ہے کہ:

"تم بہترین امت ہو، تم لوگوں کو زنجیروں اور ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے لاتے ہو اور اسلام میں داخل کر دیتے ہو (یعنی امر بالمعروف کے ذریعہ سے)!"

جہاد اور امر بالمعروف سب سے افضل عمل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

"رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذُرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی"!

کہ "اسلام رأس الامر ہے، نماز اس کا ستون ہے اور جہاد فی سبیل اللہ تعالٰی اس کی چوٹی کی بلندی ہے"!

اسی طرح آپؐ نے فرمایا:

"اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ الدَّرَجَۃِ اِلَی الدَّرَجَۃِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ اَعَدَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ"!

کہ "جنت میں سو درجات ہیں، ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے مابین۔ اللہ تعالٰی نے یہ درجات مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے تیار کر رکھے ہیں"!

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

" رِبَاطُ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّ قِيَامِهٖ!"

کہ " جہاد میں گزرا ہوا ایک دن اور ایک رات ایک ماہ کے صیام و قیام سے بہتر ہے"!

جہاد حج اور عمرہ سے بھی افضل ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

" اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔"!

یعنی " کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے والے کو اس شخص کے مساوی قرار دے دیا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، قطعاً نہیں، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں فرماتا! ——— وہ لوگ جو ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مرتبے والے ہیں اور وہی کامیاب ہیں۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت، اپنی خوشنودی اور نعمتوں والی جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔

——— واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین وصلاتہ وسلامہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین!

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاریخ وسیر

جناب عبدالرشید عراقی
(آخری قسط)

امام بخاریؒ

جامع صحیح کا مقصد و مقصودِ اعظم:

عام نظروں میں امام بخاریؒ صرف محدث ہیں اور محدثین کے متعلق یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ بیچارے صرف جامع ہیں۔ فقہ واستدلال سے ان کا کوئی لگاؤ نہیں بلکہ حدیث کا جامع ہونا کچھ ایسا عیب سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ فقہ واستدلال کی خوبیاں بالکل جمع نہیں ہو پاتیں۔ (علومِ حدیث میں کم مائیگی کو چھپانے کے لیے یہ کتنی اچھوتی توجیہ ہے؟) یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے محدثین کرام کو عطار اور فقہائے کرام کو طبیب (جانچ پڑتال کرنے والے) کہہ کر اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ان سب لوگوں کے لیے صحیح بخاری کا مطالعہ بہترین جواب ہے۔

اس کی اسنادی خوبیوں پر فی الحال غور نہ کیجئے، ابواب کی ترتیب دیکھیے، اس میں فقہ، تفسیر، لغت اور ادب کا کتنا بڑا ذخیرہ، پنہاں ہے۔

امام صاحب نے جب احادیث کو پیش فرمایا اس وقت فقہی مذاہب مدون ہوکر شہروں میں پھیل چکے تھے۔ تفسیری علوم نے بھی شہرت حاصل کر لی تھی۔ الفاظِ قرآن کی لغوی و ادبی تشریحات کی بوقلمونی نے بھی اپنے حلقوں میں رنگ جما رکھا تھا۔ فتنوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ اعتزال وجہمیت کے لوگ کثرت سے شکار ہو رہے تھے چنانچہ خود محدثین کو چھیڑا جاتا اور دریافت کیا جاتا کہ آپ خلقِ قرآن کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟

ان علوم کو نگاہ میں رکھیے جو زمانے کے ارتقاء سے پیدا ہو چکے تھے اور پھر امام بخاریؒ کے قائم کردہ ابواب پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا اس میں کس قدر جامعیت ہے۔ فقہ کے ایک ایک سوال کو سامنے رکھا ہے اور قرآن وحدیث سے اس کے مقابلہ میں اپنے مسلک کی تائید فرمائی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

• اگر ایک لفظِ قرآنی کئی معانی کا متحمل ہے تو اس موزونیت سے قرآن کی آیت سامنے لائے ہیں کہ صحیح معنی کی تطبیق ہوگئی ہے پھر بغیر بتائے اور وضاحت کیے قرآنی نگینوں کو اس طرح باب اور حدیث کے درمیان جڑتے چلے گئے ہیں کہ خود بخود نئے معانی ذہن میں اترنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ وقت کے عقلی فتنوں کا بھی جواب ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ وضاحت بھی کہ قرآنِ حکیم اور حدیث نے ان کے مقابلہ میں کس عقیدے کی تبلیغ کی ہے؟

تفصیل کا یہ مقام نہیں، صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ صحیح بخاری صرف حدیث کی کتاب نہیں، اس میں تفسیر بھی ہے، فقہ واستدلال کے عمدہ نمونے بھی ہیں اور دقیق متکلمانہ بصیرت بھی!

حافظ ابن حجرؒ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

"مصنف نے پوری کتاب میں صحت کا التزام رکھا ہے اور اس میں صرف احادیث صحیحہ ہی لائے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ فقہی مسائل اور حکیمانہ نکتوں کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے، متونِ احادیث سے بہت سے معانی استنباط فرماتے ہیں جو مناسب طریقہ سے پوری کتاب میں موجود ہیں۔ آیاتِ احکام کی طرف پوری توجہ دیتے ہیں اور اس سے عجیب وغریب معانی کی طرف اشارہ کیا ہے"[1]

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

"امام بخاریؒ کی اصل غرض وغایت احادیث کے ذخیرہ میں سے صحیح و مستفیض ومتصل کا انتخاب ہے اور فقہ وسیرت اور تفسیر کو بھی استنباط کیا ہے۔ اخذِ حدیث میں جو شرط انہوں نے مقرر کی تھی، وہ بدرجہ کمال پوری کی ہے۔"[2]

اس سے معلوم ہوا کہ امام صاحب کا مقصود اپنی "الجامع الصحیح" میں طرقِ استنباط ہے

کتبِ احادیث میں صحیح بخاری کا مقام:

جمہور علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ صحیح بخاری کو صحاح اور تمام کتبِ احادیث پر ترجیح حاصل ہے۔

---

[1] مقدمہ فتح الباری [2] حجۃ اللہ البالغہ ج ا ص ۱۵۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام نووی (م ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

"علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری صحت اور دیگر فوائد کے لحاظ سے صحیح مسلم پر فائق ہے۔" [1]

علامہ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

"بخاری کا صحیح مسلم یا کوئی اور کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی۔" [2]

امام دارقطنی (م ۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

"لَوْلَا الْبُخَارِیُّ لَمَا جَاءَ مُسْلِمٌ۔" [3]

"اگر بخاری نہ ہوتے تو مسلم کا وجود نہ ہوتا۔"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں:

"بخاری، مسلم، و مؤطا کی حدیثیں نہایت صحیح ہیں اور مؤطا کی اکثر روایاتِ مرفوعہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔" [4]

تعداد روایات:

امام نووی اور حافظ ابنِ صلاح کے نزدیک تکرار کے ساتھ بخاری کی روایات کی تعداد ۷۲۷۵ ہے اور عدم تکرار کے ساتھ ۴۰۰۰ [5]

لیکن شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر فرماتے ہیں کہ:

"روایاتِ مرفوعہ کی تعداد ۷۳۹۷ اور تکرار کے ساتھ متابعات و تعلیقات کی تعداد ۱۳۴۱ ہے جن میں اکثر کو امام بخاری نے مسنداً بیان کیا ہے۔ اور موقوفاتِ صحابہ و مقطوعاتِ تابعین کی تعداد ۳۴۱ ہے۔ اس طرح مجموعی تعداد ۸۰۷۹ ہے۔ غیر مکرر روایاتِ مرفوعہ ۲۳۵۳ اور غیر مکرر متابع و معلق ۱۶۰ ہیں اس طرح غیر مکرر مجموعہ ۲۵۱۳ ہے۔ ان تعداد میں آثارِ صحابہ و تابعین، جن کا تراجم الابواب میں تذکرہ ہے، شامل نہیں ہیں۔" [6]

---

[1] مقدمہ شرح مسلم ص ۱۱ [2] البدایہ والنہایہ ج ۱۱ ص ۲۸
[3] مقدمہ فتح الملہم [4] عجالہ نافعہ ص ۶
[5] تدریب الراوی ص ۳۰ [6] مقدمہ فتح الباری ص ۴۶۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کے تراجم الابواب :

امام صاحب نے صحیح بخاری کے تراجم الابواب میں بڑے بڑے اعلیٰ مقاصد پیش نظر رکھے ہیں جس طرح احادیث صحیحہ کی تخریج ان کے پیش نظر تھی، اسی طرح وُہ ان سے بہت سے مسائل کا استنباط واستخراج بھی فرماتے ہیں۔ اسی لیے کبھی کبھی ایک روایت متعدد جگہ نقل کرتے ہیں جیسے حضرت عائشہؓ کی وُہ حدیث جو حضرت بریرہؓ کے واقعہ سے متعلق ہے۔اس کو ۲۰ مرتبہ سے زائد نقل کیا ہے۔

صحیح بخاری کے تراجم ابواب کی شان میں فقہاء اور محدثین کا مشہور مقولہ "فقہ البخاری فی تراجم ابوابہ" (بخاری کا سارا کمال ان کے تراجم الابواب میں ہے) ضرب المثل ہے۔

امام صاحب نے اپنے تراجم الابواب میں جس دقتِ نظر کا مظاہرہ فرمایا ہے، اس کو سمجھنے سے بڑے بڑے اہلِ علم قاصر رہے ہیں۔

صحیح بخاری کے تراجم الابواب کے مہتم بالشان ہونے کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ بڑے بڑے علمائے کرام اور محدثین عظام نے تراجم الابواب پر مستقل رسالے لکھے ہیں۔ تراجم الابواب کے متعلق مجھے جن تصنیفات کا پتہ چل سکا ہے ان کی تفصیل پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ المتواری علی تراجم البخاری ــــــ ازعلامہ ناصر الدین احمد بن منیر خطیب اسکندریہ۔

۲۔ فک اغراض البخاری المبہمۃ فی الجمع بین الحدیث والترجمہ ــــــ ازعلامہ محمد بن منصور المغربی السجلماسی۔

۳۔ ترجمان التراجم ــــــ ازعلامہ ابن ابی عبداللہ رشید البستی

۴۔ تراجم البخاری ــــــ از امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ)

شرح تراجم الابواب صحیح بخاری، شاہ صاحب کا ایک جامع رسالہ ہے۔ اس رسالہ کے ابتداء میں تراجم الابواب کے متعلق چند اصول جامع اور مختصر تقریروں میں بیان کیے گئے ہیں۔ پھر فرداً فرداً چار سو سے زائد تراجم پر مفصلاً لیکن نہایت ایجاز کے ساتھ بحث کی گئی ہے اور جا بجا بہت ہی مفید نکات درج کیے ہیں جو مصنف کے تبحرِ علمی پر شاہدِ عدل ہیں۔

یہ رسالہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن سے طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اور لکھنؤ سے تیسیر القاری شرح صحیح بخاری کے حاشیہ پر بھی شائع ہوا تھا[1]

---

[1] سیرت البخاری ص ۱۹۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان مستقل تصنیفات کے علاوہ صحیح بخاری کی شروح میں تراجم الابواب پر تفصیلی بحث کی جاتی ہے اور اپنی وسعت کے مطابق ہر شارح نے اپنے علم وفہم کا تموج دکھلایا ہے۔ ان میں شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ صاحب فتح الباری (م ۸۵۲ھ) اور علامہ عینی، صاحب عمدۃ القاری (م ۸۵۵ھ) نے خاص حصہ لیا ہے۔ علامہ ابن خلدون صحیح بخاری کے تراجم الابواب سے متعلق فرماتے ہیں:

"صحیح بخاری حدیث کی کتابوں میں سب سے بلند پایہ ہے اس لیے اہل علم اس کی شرح کو سخت مشکل کام خیال کرتے ہیں اور اس کے مقاصد تک پہنچنا بہت مشکل جانتے ہیں کیونکہ صحیح بخاری کے مقاصد تک پہنچنے کے لیے چند باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ ایک ہی حدیث کے اسانید متعددہ سے آگاہ ہونا۔

۲۔ ان اسانید کے رجال کا علم ہونا اس طرح کہ کون ان میں شامی ہے، کون حجازی کون عراقی؟

۳۔ ان حالات سے آگاہ ہونے کے علاوہ یہ جاننا کہ لوگ ان میں کیا اختلاف رکھتے ہیں (اور امام صاحب نے کیا فیصلہ کیا ہے؟) اس وجہ سے تراجم ابواب کے سمجھنے میں بڑی ہی دقت نظر کی ضرورت پڑتی ہے۔

امام بخاری ایک ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور اس میں ایک سند سے حدیث لاتے ہیں پھر دوسرا ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور اس میں بھی یہی حدیث دوسری سند سے لاتے ہیں اس وجہ سے کہ یہ دوسرے ترجمۃ الباب کی بھی دلیل ہے۔ اس طرح یہ حدیث متعدد تراجم ابواب میں بوجہ کثرت معانی و اختلاف مکرر ہو جاتی ہے"[1]

صحیح بخاری کے شروح وحواشی:

صحیح بخاری کی اہمیت و مقبولیت کی بناء پر ہر دور کے علماء نے اس پر شروح وحواشی لکھے ہیں۔

علامہ عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء) فرماتے ہیں:

[1] سیرت البخاری ص ۱۹۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"صحیح بخاری کے جلیل القدر اور بلند پایہ ہونے کا اندازہ اس سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ سلف سے لے کر خلف تک علمائے اسلام بلا امتیاز کسی فرقہ کے، برابر اس کی خدمت میں مصروف رہے، کسی نے شرح لکھی، کسی نے صرف اس کے رجال پر توجہ کی۔ بعضوں نے اس کے ابواب فقہیہ اور تراجم ابواب کے دقائق کی چھان بین کی۔ کسی نے اس کی تجرید کی۔ کسی نے اختصار۔ بعض اہل علم نے اس کے تعلیقات کو موصول کیا۔ اکثر اہل علم نے الفاظ غریبہ مشکلہ کے لغات لکھے۔ کسی نے نحوی مسائل کے شواہد جمع کیے۔ بعض شیوخ نے اس کے شرط پر بحث کی۔ بعض محدثین نے اس کی حدیثوں پر تنقید کی، پھر کتابیں لکھیں۔ اکثر اساتذہ فن نے حواشی و تعلیقات لکھے۔ کسی نے مستدرک لکھی، بشروح میں بھی کسی نے مبسوط لکھی، کسی نے مختصر، کسی نے متوسط، اور ہر ایک کے مقاصد اور عنوان الگ الگ، صحیح بخاری کی شروح اور جو کتابیں اس کے متعلق لکھی گئی ہیں ان کا استقصار کرنا ایک دشوار امر ہے۔" [1]

علامہ مبارک پوریؒ نے اپنی کتاب "سیرۃ البخاری" میں صحیح بخاری کے شروح و حواشی کی ایک فہرست دی ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

عربی شروح ۱۰۸

فارسی و اردو ۳۷

میزان ۱۴۵ [2]

اب چند ایک مشہور عربی شروح کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۱۔ الکواکب الدراری: ـــــ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی م ۷۸۶ھ

یہ ایک مشہور اور متوسط شرح جامع فوائد و زوائد و نافع اہل علم ہے۔ پہلے اس شرح میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ علم حدیث افضل علم اور صحیح بخاری علم حدیث کی کتابوں میں سب سے اعلیٰ اور تعدیل اور ضبط کے اعتبار سے سب کتابوں پر فائق ہے۔ لائق مصنف نے اعراب نحویہ بعیدہ الفاظ مشکلہ غریبہ کا حل خوب کیا ہے۔ روایات، اسماء الرجال، القاب وغیرہ کو بھی خوب ضبط کیا ہے۔ احادیث سے تعارض کو اٹھایا ہے۔ ۷۷۵ھ میں مکہ معظمہ میں اس

[1] سیرۃ البخاری ص ۲۰۵ [2] ایضاً ص ۲۰۵ تا ۲۴۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی تالیف سے فراغت پائی۔ لیکن شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے اپنی تصنیف درر کامنہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۳ میں لکھا ہے کہ:

"اس میں بہت سے اوہام واقع ہوئے ہیں۔ اگرچہ شرح بہت مفید ہے"

یہ شرح مصر میں طبع ہو گئی ہے۔ [1]

۲۔ شواہد التوضیح:

علامہ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی (م ۸۰۴ھ) یہ شرح ۲۰ جلدوں میں ہے اس کے ساتھ ایک مقدمہ بھی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر حدیث کے مقاصد دس اقسام میں منحصر ہیں۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں، اس شرح میں ابن ملقن کا اعتماد زیادہ تر اپنے شیخ مغلطائی کی شرح تلویح پر ہے اور حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس شرح کا اخیر حصہ قلیل النفع ہے۔

یہ شرح چھپی نہیں۔ مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوری لکھتے ہیں کہ اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ دارالعلوم جرمنی میں دوسری جنگ عظیم تک موجود تھا۔

۳۔ فتح الباری:

شیخ الاسلام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) یہ وہی شرح ہے جس کی نسبت "لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ" مشہور ہے۔ علامہ ابن خلدون اپنی مشہور تاریخ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"بخاری کی شرح کا دَین (قرض) امت پر باقی ہے حالانکہ علامہ موصوف کے عصر تک کتنی شرحیں ہو چکی تھیں۔ ان کا مقصود یہ تھا کہ صحیح بخاری کے وہ نکات جو فن حدیث اور رجال کے متعلق ہیں، یا وہ تدقیقاتِ فقہیہ جو تراجم الابواب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان پر آج تک کسی نے محققانہ بحث نہیں لکھی ہے۔ اس شرح کے بعد حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ غالباً امت سے یہ دَین (قرض) ادا ہو گیا" [2]

یہ شرح مصر اور بیروت سے کئی بار طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے اور برصغیر میں سب سے پہلے محی السنۃ والا جاہ حضرت مولانا السید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال نے چھ سو روپے میں مصر سے خرید کر ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کی۔

---

[1] سیرۃ البخاری ص ۲۱۰ [2] الفوائد اللامع ص ۱۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ عمدۃ القاری :

علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی (م ۸۵۵ھ)۔ اس شرح کے متعلق صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں :

"وَاسْتَمَدَّ فِيهِ مِنْ فَتْحِ الْبَارِيْ بِحَيْثُ يَنْقُلُ مِنْهُ الْوَرَقَةَ بِكَمَالِهَا وَكَانَ يَسْتَعِيْرُهُ مِنَ الْبُرْهَانِ ابْنِ الْخَضِرِ بِإِذْنِ مُصَنِّفِهِ لَهُ وَ يَعْقُبُهُ فِيْ مَوَاضِعَ" [1]

یعنی علامہ عینی نے اپنی شرح میں فتح الباری سے بہت کچھ مدد لی یہاں تک کہ ورق کا ورق نقل کرتے ہیں۔ برہان بن الخضر سے مصنف کی اجازت سے عاریت لیتے۔

علامہ عینی نے حافظ ابن حجرؒ پر تعقبات بھی کیے ہیں اور جن باتوں کو حافظ ابن حجرؒ نے بالقصد ترک کر دیا تھا اس میں اُن کو بہت طول دیا ہے۔ بہرحال یہ ایک بہت مفید علمی شرح ہے۔

ایک ماہر فن لکھتے ہیں :

"اَلْاَوَّلُ (فَتْحُ الْبَارِيْ) مُفِيْدٌ لِلْكَمَلَةِ وَ الثَّانِيْ (العینی) مُفِيْدٌ لِلطَّلَبَةِ"

"فتح الباری منتہیوں کے لیے مفید ہے اور عینی مبتدیوں کے لیے مفید ہے"

اور مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی (م ۱۳۰۴ھ) لکھتے ہیں :

"وَيَفْضُلُ الْاَوَّلُ (فتح الباری) عَلَى الثَّانِيْ (عمدۃ القاری) تَحْقِيْقًا وَتَنْقِيْدًا وَالثَّانِيْ عَلَى الْاَوَّلِ تَوْضِيْحًا وَتَفْصِيْلًا" [2]

"فتح الباری کو عینی پر بحیثیت تحقیق و تنقید کے فضیلت ہے اور عینی کو اول الذکر پر بحیثیت تفصیل اور توضیح مطالب کے۔"

یہ شرح دس جلدوں میں بیروت سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

۵۔ ارشاد الساری :

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی المصری صاحب المواہب اللدنیہ (م ۹۲۳ھ)

[1] کشف الظنون [2] تقریظ تیسیر القاری مطبوعہ مطبع علوی ۱۲۹۸ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ شرح حامل متن ہے۔ شرح اور متن کا اس طرح امتزاج ہے کہ اگر حدیث کے الفاظ خطوط کے نیچے نہ ہوں تو اکثر مقامات پر متن اور شرح کا امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔ مشکلات کو حل کیا ہے مہملات کو مقید کیا ہے مبہمات کو واضح اور جو الفاظ مشکلہ مکرر آتے ہیں ان کی شرح بھی ویسی ہی مکرر دی ہے۔ اس وجہ سے صحیح بخاری کا درس دینے والوں کو اس شرح کا سامنے رکھنا بہت آسانی بخشتا ہے۔ کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ مکرر سہ کرر ایک ہی لفظ کی شرح چلی آرہی ہے۔ خود مصنف کا قول ہے:

"وَلَمْ اَتَحَاشَّ مِنَ الْاِعَادَةِ فِي الْاِفَادَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَى الْبَيَانِ"

یہ شرح بڑی بڑی شروح کی تلخیص ہے۔ بالخصوص فتح الباری تو اس کا اصل ماخذ ہے۔ اس شرح میں پہلے ایک مقدمہ لکھا گیا ہے جس میں کئی فصلیں ہیں۔ ۱۔ فضیلت علم حدیث ۲۔ جن لوگوں نے فن حدیث کو پہلے جمع کیا اور جو ان کے بعد آئے ۳۔ اصول حدیث ۴۔ صحیح بخاری کے شروط اور ترجیح ۵۔ امام صاحب کے سوانح حیات ——— یہ شرح مصر اور بیروت سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے[1]

برصغیر پاک وہند میں صحیح بخاری کے شروح وحواشی:

جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ صحیح بخاری کے شروح وحواشی کے سلسلہ میں علمائے کرام نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں اور مولانا عبدالسلام مبارکپوری کی تحریر کے مطابق علمائے اسلام نے کئی ایک طریقوں سے صحیح بخاری کی خدمت کی ہے۔ اگر اس کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے تو یہ مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔

برصغیر پاک وہند میں صحیح بخاری کے جو شروح اور حواشی لکھے گئے ہیں اُن میں جہاں تک مجھے رسائی ہو سکی ہے ان کا مختصراً تذکرہ پیش خدمت ہے۔

۱۔ فیض الباری (عربی)

علامہ سید عبدالاول جون پوری (م ۹۶۸ھ)

۲۔ نورالقاری (عربی)۔

شیخ نورالدین الاحمد آبادی (م ۱۱۵۵ھ)

ان دونوں شرحوں کا ذکر محی السنۃ السید مولانا نواب صدیق حسن خان قنوجی

---

[1] سیرت البخاری ص ۲۳۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے اپنی مایہ ناز تصنیف "اتحاف النبلاء" میں کیا ہے۔[1]

۳۔ حل صحیح بخاری یعنی نسخہ غلیقۃ صحیحہ مع حل مشکلات وحواشی وجمیع نسخ (عربی)

من خزانۃ الکتب شیخ الکل شمس العلماء مولانا السید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)

یہ نسخہ بہت علیق، نہایت واضح خوشخط ہے۔ مع جمیع نسخ وحل مشکلات حواشی، ورق کلاں پر ۳۰ ضخیم جلدوں میں ختم ہوا۔ اس نسخہ کی صورت اس کی قدامت کی دلیل روشن ہے۔ یہ وہ نسخہ ہے جو بڑے بڑے اساتذہ اور شیوخ کے درس وتدریس میں رہا۔ اور ہر زمانہ میں بڑے بڑے افاضل نے اس پر حواشی ونکات چڑھائے۔ حضرت شیخ الکل مرحوم ومغفور نے بھی اس پر حواشی لکھے۔[2]

۴۔ حل صحیح بخاری

مولانا احمد علی محدث سہارنپوری (م ۱۲۹۸ھ)

آج کل عربی مدارس میں جو بخاری شریف پڑھائی جاتی ہے۔ اُس پر مولانا احمد علی سہارنپوری کا ہی حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ بہت علمی، تحقیقی اور مولانا احمد علیؒ کے تبحرِ علمی کا ثبوت ہے۔ مولانا احمد علی نے اس حاشیہ کا ایک مقدمہ بھی لکھا ہے۔ اس مقدمہ میں فنِ حدیث کے اصول کے علاوہ صحیح بخاری کے متعلق بہت سی مفید باتیں لکھی ہیں۔ یہ مقدمہ تمام تر مقدمہ فتح الباری اور مقدمہ قسطلانی سے ماخوذ ہے۔ اور بعض مضامین امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) کے رسالہ تراجم ابواب بخاریؒ سے بھی ماخوذ ہیں۔[3]

۵۔ حل صحیح بخاری

از مرزا حیرت دہلوی

متن مولانا احمد علی سہارنپوری کا رکھا ہے۔ لیکن صحیح بخاری کے حل میں قسطلانی اور فتح الباری سے کچھ زیادہ مدد لی ہے۔ صحت وصفائی کے اعتبار سے بھی اچھی ہے۔ حلِ لغات علیحدہ دیا ہے۔ لیکن بین السطور کے حواشی نکال دیئے ہیں۔ اس سے حل مشکلات میں کمی ہو گئی ہے۔[4]

۶۔ عون الباری لحل ادلۃ البخاری (عربی)

محی السنۃ حضرت مولانا السید نواب صدیق حسن خان قنوجیؒ رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ)

---

[1] سیرۃ البخاری ص ۲۲۹۔ [2] سیرۃ البخاری ص ۲۲۴ [3] ایضاً ص ۲۲۵ [4] سیرۃ البخاری ص ۲۳۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ زبیدی نے الجامع الصحیح کی جو تجرید کی تھی اس کی یہ شرح ہے۔ جو دو جلدوں میں ہے۔ عون الباری نیل الاوطار فی شرح منتقی الاخبار کے حاشیہ پر طبع ہو کر شائع ہوئی ہے۔ [1]

۷۔ فیض الباری (عربی)

از مولانا سید محمد انور شاہ محدث کشمیری دیوبندی (م ۱۳۵۲ھ)

حضرت شاہ صاحب مرحوم کے صحیح بخاری کے متعلق افادات مولانا سید بدر عالم میرٹھی (م ۱۳۸۵ھ) نے، جو آپ کے تلمیذ رشید تھے، بوقت درس جمع کیے۔ فیض الباری ۴ جلدوں میں مصر سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

۸۔ نبراس الساری فی اطراف البخاری (عربی)

از مولانا عبد العزیز دیوبندی گوجرانوالہ (م ۱۳۵۹ھ)

اس کتاب میں مصنف نے صحیح بخاری کی احادیث کے اطراف جمع کیے ہیں۔ ایک ایک حدیث کے متعلق بتایا ہے کہ وہ کس کس باب میں مختصر یا مطول آئی ہے اور فتح الباری اور عمدۃ القاری کے صفحات بھی ذکر کیے ہیں۔ یہ کتاب سیفو پر شائع ہوئی ہے۔ مصنف نے خود اس کتاب کی کتابت کی ہے۔

۹۔ حل صحیح بخاری (عربی)

از مولانا ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مدظلہ العالی محشی سنن نسائی، مدیر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین ہیں تعلیقات و حواشی میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ حیات امام ابو حنیفہؒ، حیات امام احمد بن حنبلؒ اور حیات امام ابن تیمیہؒ از پروفیسر ابو زہرہؒ سابق پروفیسر فواد یونیورسٹی مصر پر آپ کے حواشی اور تعلیقات شائع ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔

ان کے علاوہ سنن نسائی پر بھی آپ کے تعلیقات و حواشی شائع ہو چکے ہیں۔ ان حواشی سے آپ کے تبحر علمی کا پتہ چلتا ہے۔ اب آپ صحیح بخاری پر حاشیہ لکھ رہے ہیں۔ جو کہ تقریباً نصف تک پہنچ چکا ہے۔ یہ حاشیہ آپ کے تبحر علمی کا ایک بہت بڑا شاہکار ہے۔ اگر یہ حاشیہ چھپ گیا۔ تو علمی دنیا میں ایک سنگ میل کی حیثیت اختیار کرے گا۔

۱۰۔ تیسیر القاری (فارسی)

علامہ نور الحق بن مولانا عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۰۷۳ھ)

---

[1] ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۴۲ [2] سیرۃ البخاری ص ۲۴۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ نورالحق نے ۶ جلدوں میں تیسیر القاری کے نام سے فارسی میں صحیح بخاری کی شرح لکھی۔ اور اس شرح کو مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے نام سے منسوب کیا۔ یہ شرح ۱۲۹۸ھ میں مطبع علوی محمد حسن خاں لکھنؤ سے بحکم نواب ٹونک طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ ؎۱

۱۱۔ تیسیر الباری (اردو)

از نواب وقار نواز جنگ علامہ وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز با محاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ؎۲

مولانا وحید الزمانؒ نے شروع میں ایک مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں سلسلہ سند امام بخاریؒ تک دس طریقوں سے ملایا ہے ؎۳

تیسیر الباری لاہور اور دہلی سے شائع ہوتی تھی پھر نایاب ہو گئی۔ ۱۳۹۸ھ میں امجد اکیڈمی لاہور نے اسے دوبارہ بڑی آب و تاب سے ۶ جلدوں میں شائع کیا ہے۔

۱۲۔ فضل الباری (اردو) شرح صحیح بخاری

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (م ۱۳۶۹ھ) علامہ شبیر احمد عثمانی کے افادات، ترتیب و فراہمی مولانا قاضی عبدالرحمان فاضل دیوبند

اب تک اس کی دو جلدیں ادارہ علوم شرعیہ کراچی کے زیر اہتمام شائع ہو چکی ہیں۔ بہت مفید اور علمی شرح ہے۔

۱۳۔ نصرۃ الباری (اردو) ترجمہ صحیح بخاری

مولانا عبدالاول غزنویؒ (م ۱۳۱۳ھ)

۱۴۔ فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری مکمل (اردو)

مولانا حافظ محمد ابوالحسن سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ)

؎۱ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۲۵۸ و سیرت البخاری ص ۲۳۹ ؎۲ تیسیر الباری ؎۳ سیرۃ البخاری ص ۲۴۰ ؎۴ ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ ترجمہ صحیح بخاری (اردو)

مولانا عبدالتواب محدث ملتانی (م ۱۳۶۶ھ) [1]

۱۶۔ نصرۃ الباری (اردو) شرح صحیح بخاری

مولانا حافظ عبدالستار دہلوی (م ۱۹۶۶ء)

یہ ایک علمی شرح ہے۔ اس وقت اس کے ۱۳ پارے کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔ باقی زیر طبع ہیں۔

۱۷۔ فضل الباری

یہ شرح اردو میں ہے۔ مترجم کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ مولانا عبدالسلام مبارک پوری اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں:

"صحیح بخاری کا یہ ترجمہ صرف ترجمہ نہیں ہے بلکہ ایک طویل شرح ہے۔ لاہور سے طبع ہو کر شائع ہوا۔" [2]

۱۸۔ شرح بخاری شریف (اردو)

مولانا محمد داؤد راز (م ۱۴۰۲ھ) مدیر ماہنامہ "نور الایمان" دہلی

مولانا محمد داؤد صاحب راز جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم تھے، صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ آپ نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور کے ۴۴ سالہ فتاویٰ کو بھی مرتب کر کے شائع کیا۔ آپ نے بخاری شریف کا ترجمہ اور شرح لکھی ہے۔ اور اس کو دہلی سے شائع کیا۔ یہ شرح بہت علمی اور فوائد کثیرہ پر مشتمل ہے۔

قارئین توجہ فرمائیں!

جن حضرات کا سالانہ زر تعاون ختم ہو چکا ہے ان کو اطلاعی خطوط روانہ کر دیے گئے ہیں۔ اب وہ براہِ کرم اپنا زر سالانہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں۔ ایک ماہ انتظار کے بعد آئندہ شمارہ اُن کے نام بذریعہ وی۔ پی روانہ کر دیا جائے گا ——— آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں! شکریہ! ——— (مینجر)

[1] ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۲ — [2] سیرۃ البخاری ص ۲۴۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجیتِ حدیث

ردِ تقلید اور حدیث کے حجیتِ شرعیہ ہونے پر

شیخ ناصر الدین البانی کی مایۂ ناز کتاب

ترجمہ

حافظ عبدالرشید اظہر

ضخامت ۸۸ صفحات —— قیمت ۹ روپے صرف

ادارہ محدث مجلس التحقیق الاسلامی ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴

خبردار — ہوشیار

دو اہم کتابیں — دو اہم موضوع

موت کہیں اچانک آجائے۔ تمام پروگرام دھرے کے دھرے رہ جائیں۔ سب امیدوں پر پانی پھر جائے اور تمہیں زبردستی قبر کے تاریک غار میں اتار دیا جائے۔ موت کے دروازے سے گزرتے ہی انسان کو کیا کیا پیش آنے والا ہے۔ اس سے واقفیت اور اس کی تیاری کے لئے ان دونوں کتابوں کا مطالعہ مرد اور عورت ہر ایک کے لئے بہت ضروری بھی ہے اور نہایت مفید بھی۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

موت کے سائے

موت جو ایک حقیقت ہے، جس کا ذائقہ ہر شخص نے ہر صورت چکھنا ہے، اس کتاب میں اس پر قرآن و احادیث کی روشنی میں مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اسکی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے اور اس کتاب میں موت اور قبر و قیامت کے فکرمند دیگر اعمال، اُنکے احوال، اور موت کے وقت اُنکے نصیحت آمیز اقوال خصوصاً حضرت ابراہیم بن ادھمؒ۔ حضرت اویس قرنیؒ اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر پانی کے عذاب کا تذکرہ تفصیل سے کیا گیا ہے علاوہ ازیں سیدنا خاتم المرسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات کے مستند اور مفصل حالات اور اُنکے موت اور فکرِ آخرت پر رقت آمیز خطبات و مواعظ بھی درج ہیں۔

سفید کاغذ جلد پلاسٹک کور صفحات ۵۶۴ قیمت : -/۳۰

اعلیٰ آفسٹ کاغذ مجلد مع پلاسٹک کور قیمت : -/۴۵

عالمِ برزخ

مرنے کے بعد حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے؟ جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے آگ میں جلا کر اسکی خاک کو ہوا میں اُڑا دیا جائے دریا میں بہا دیا جائے درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے۔ کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم یا دونوں کو عذاب، ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے یا نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے، قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں اصحاب کہف کا حیرت انگیز دلچسپ مفصل قصہ اور مالک بن دینارؒ کے رقت انگیز اور پُردرد حالات تفصیل سے آگئے ہیں۔ نیز اُن اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔

سفید کاغذ جلد پلاسٹک کور ۴۰۰ صفحات قیمت : -/۲۴

اعلیٰ آفسٹ کاغذ مضبوط مجلد مع پلاسٹک کور قیمت : -/۳۶

یہ دونوں کتابیں جہاں عوام کیلئے بیحد مفید ہیں وہاں ان کتابوں میں خطیبوں اور واعظین کیلئے موت اور فکرِ آخرت پر کافی حد تک مستند مواد ہے، ہر کتب فروش سے طلب کریں۔

ہر قسم کے قرآن مجید اور دینی کتابوں کا عظیم مرکز

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار فیصل آباد فون:- ۳۲۹۱۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

Regd. No. L. 7895 Phones : 852897 - 6321

Monthly MOHADDIS Lahore-14

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

عناد اور تعصب قوم کے لیے زہرِ ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں ——— لیکن تعصبات سے بالاتر رد کر فہام و تفہیم اُمت کے لیے رحمت کا باعث ہے۔

علوم جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقا کو تسلیم کرنے میں مخل کا درجہ رکھتے ہیں ——— لیکن قدیم علوم اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اقدار کے منافی ہے ——— لیکن دین اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرت اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

تبلیغ دین اور نشر و اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے ——— لیکن حرام و حلال کے امتیاز میں رواداری برتنا اور قوانین و مسائلِ اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

آئین و سیاست سے بیگانہ ہو کر عبادت کے لیے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے ——— لیکن

ع جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اوصاف میں داخل ہے ——— لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

◎

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو :

مُحدِّث

مطالعہ فرمائیے۔ آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے ان شاء اللہ۔ کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

زرِ سالانہ/۲۰ روپے

فی پرچہ ۲ روپے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"